گزشتہ سے پیوستہ

صبر کرنے کی برکات

اور وہ اس بارے میں مزید یہ کہتا ہے کہ، **"اگر یہ باتیں تُم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تم کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پہچان میں بے کار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی"** (2-پطرس 1:8) صبر کے وسیلے ہم میں دین داری میں اضافہ ہوتا اور ہم خداوند میں زیادہ موثر ہوکر بہتر پھل دار زندگی بسر کرتے ہیں۔صبر کے وسیلے خدا پر ہمارا اعتماد بڑھتا اور اُسکے ساتھ ہماری رفاقت میں مزید گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ شیطان نے سوچا تھا کہ تمام اولاد اور جائیداد چھن جانے پر ایوب خدا پر لعنت ملامت کرے گا، مگر اُس کی مصیبتوں نے تو بالکل معاملہ ہی اُلٹ کر رکھ دیا۔ اُن مصائب نے ایوب کو خداوند سے دُور کرنے کے بجائے خداوند کے زیادہ نزدیک کر دیا۔ خاندان اور دولت جائیداد چلے جانے پر اُسے یہ سمجھنے میں مدد ملی کہ تمام چیزیں کتنی فانی اور عارضی ہیں: **"تب ایوب نے زمین پر گر کر سجدہ کیا اور کہا ننگا میں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا اور خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا"** (ایوب 1:21) اُسے اپنے فانی ہونے کا بہتر طور پر احساس ہوگیا تھا۔ پڑھیئے (ایوب 1:9) اور یہ زندگی کتنی تیزی سے گزر رہی ہے۔ **"میرے دن ہرکاروں سے بھی تیز رو ہیں وہ اُڑے چلے جاتے ہیں"** (ایوب 25:9)؛ **"اِنسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے تھوڑے دِنوں کا ہے اور دُکھ سے بھرا ہے۔ وہ پھول کی طرح نِکلتا اور کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ وہ سایہ کی طرح اُڑ جاتا ہے اور ٹھہرتا نہیں۔"** (ایوب 14:1-2) جب ایوب نے اِس دُنیا کی اشیاء اور زندگی کے عارضی اور فانی ہونے کو دل سے سمجھا تو پھر حقیقی طور پر جانا کہ خداوند ہی قادرِ مُطلق اور ہر چیز پر حکمران ہے اور وہی اُمید اور زندگی کا سرچشمہ ہے۔ خداوند پر اعتماد اور بھروسے کے جو بیانات پھر اُس نے دیئے ذرا اُن پر غور کیجیئے: **"دیکھو (اگرچہ) وہ مجھے قتل کرے، بہرحال میں راہوں کی تائید اُس کے حضور کروں گا"** (ایوب 13:15)؛ **"میں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور آخر کار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور اپنی کھال کے اِس طرح برباد ہوجانے کے بعد بھی میں اپنے اِس جِسم میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔"** (ایوب 19:25-27) خداوند کی طرف سے ہی حقیقی تسلی کے بارے میں وہ کہتا ہے، **"جیسا میں اپنی برومندی کے ایام میں تھا، جب خُدا کی**

خوشنودی میرے ڈیرے پر تھی، جب قادرِ مطلق ہنوز میرے ساتھ تھا" (ایوب 29: 4-5) دُکھوں کے وسیلے ہم یہ احساس کرنے لگتے ہیں کہ درحقیقت ہم کتنے بے یارومددگار ہیں اس لئے ہمیں خداوند کی ہمیں کتنی زیادہ ضرورت ہے۔ پولس رسول اس کو یوں بیان کرتا ہے، **"اَے بھائیوں ہم نہیں چاہتے کہ تُم اُس مصیبت سے ناواقف رہو کہ ہم حد سے زیادہ اور طاقت سے باہر پست ہو گئے، یہاں تک کہ ہم نے زندگی سے بھی ہاتھ دھو لئے، بلکہ اپنے اُوپر موت کے حُکم کا یقین کر چکے تھے تاکہ اپنا بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدا کا جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے، چنانچہ اُسی نے ہم کو ایسی بڑی ہلاکت سے چھڑایا اور چھڑائے گا اور ہم کو اُس سے یہ اُمید ہے کہ آگے کو بھی چھڑاتا رہے گا"** (2- کرنتھیوں 1:8-10) خداوند کو ہمارے صبر کی بڑی فِکر ہے اور اِس وجہ سے وہ ہمیں بڑی برکت بھی دیتا ہے۔ اُس نے ایوب کو صبر کرنے اور خداوند پر بھروسہ رکھتے ہوئے کچھ غلط نہ بولنے پر بہت برکت دی اُس نے ایوب سے بات کر کے اُسے برکت دی (ایوب 38-41) اُس کے دوستوں کے سامنے اُسے بحالی دے کر برکت بخشی (42:7-8) اُس کی دُعا سُن کر اُسے برکت بخشی (42:9) اور آخر میں اُس کی زندگی کو پہلے سے بھی زیادہ نواز کر برکت بخشی (42:10-17) خداوند اپنے لوگوں کے صبر سے خوب واقف ہے صحائف اِس بات کے گواہ ہیں۔ مثلاً مکاشفہ کی کِتاب میں اِفسس کی کلیسیاء سے فرماتا ہے کہ، **"میں تیرے کام اور تیری مُشقت اور برا صبر تو جانتا ہُوں۔۔۔ تُو صبر کرتا ہے اور میرے نام کی خاطر مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے تھکا نہیں"** (مکاشفہ 2:2-3) اسی طرح تھواتیرہ کی کلیسیاء سے فرماتا ہے، ''میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان، خدمت اور صبر کو تا جانتا ہوں۔'' (مُکاشفہ 2:19) آپ خداوند پر اُس وقت بھی اعتماد کر سکتے ہیں جب آپ سمجھ نہ پا رہے ہوں کہ آپ کے دُکھوں کی وجہ کیا ہے۔ آپ ایمان رکھیئے کیونکہ آپ وقت پر اِنعام پائیں گے۔ اِس وعدے کو یاد رکھیئے: ''مبارک وہ شخص ہے جو آزمائش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب مقبول ٹھہرا تو زندگی کا وہ تاج حاصل کرے گا جس کا خداوند نے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے'' (یعقوب 1:12)؛ اگر ہم دُکھ سہیں گے تو اس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔۔۔'' (2- تیمتھیس 1:12) ''پس اپنی دلیری کو ہاتھ سے نہ دو، اس لئے کہ اس کا بڑا اجر ہے، پس تمہیں صبر کرنا ضرور ہے تاکہ خدا کی مرضی پوری کر کے وعدہ کی ہوئی چیز

حاصل کرو‘‘(عبرانیوں10:35-36) جب آپ صبر کریں گے تو خداوند آپ کو خصوصی برکت دیتا ہے کہ آپ مشکلات کو صبر سے برداشت کر سکیں۔ کیونکہ دُکھ سہنے کے لئے بھی خدا کی قدرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پولس رسول اس قدرت کے بارے میں اپنے خطوط میں جگہ بہ جگہ ذکر کرتا ہے۔ مثلاً اس نے کلسیوں کو آگاہ کیا کہ وہ ان کے لئے دعا میں قوی ہوتے جائیں تا کہ خوشی کے ساتھ ہر صورت سے صبر اور تحمل کر سکیں‘‘(پڑھیئے کلسیوں 1:11) پھر رومیوں کی کلیسیاء کو یہ کہنا ہے کہ، **"خدا صبر اور تسلی کا چشمہ تم کو یہ توفیق دے کہ مسیح یسوع کے مطابق آپس میں یک دل رہو"**(رومیوں 15:5)

تھسلنیکیوں کو لکھتے ہوئے خداوند پر اپنے اعتماد کا یوں اظہار کیا، ’’مگر خداوند سچا ہے، وہ تم کو مضبوط کرے گا اور اُس شریر سے محفوظ رکھے گا، اور خداوند میں ہمیں تم پر بھروسا ہے کہ جو حکم ہم تمہیں دیتے ہیں اس پر عمل کرتے ہو اور کرتے بھی رہو گے، خداوند تمہارے دلوں کو خدا کی محبت اور مسیح کے صبر کی طرف ہدایت کرے‘‘(تھسلنیکیوں 3:3-5)

خداوند اپنے لوگوں کے صبر میں اُن کی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ وفادار، موجود اور تیار ہے۔ اس لئے جب بھی آپ کو آزمائشوں اور دکھوں میں مدد اور قوت کی ضرورت ہو تو خداوند کو پُکاریں مسیح کے صبر کی طرف آپ کی راہنمائی خدا کرے گا تا کہ وہ آپ کی بروقت اور ہر وقت مدد کرے۔ مسیح نے صبر کیا اور جب آپ صبر کرتے ہیں تو اُس کی صورت و شبیہ پر زیادہ ڈھلتے جائیں گے۔ ہر اچھے معاملے میں صبر کرنے کی بہترین مثال ہمارے لئے مسیح خداوند ہے۔ اس لئے **"اُس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے"(عبرانیوں 12:1)۔** ساتھ ہی **"ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اس خوشی کے لئے جو اس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا، پس اُس پر غور کرو جس نے اپنے حق میں برائی کرنے والے گنہگاروں کی اس قدر مخالفت کی برداشت کی تا کہ تم بے دِل ہو کر ہمت نہ ہارو۔"** (عبرانیوں 12:2-3) پطرس رسول نے بھی یہ لکھا کہ، **"۔۔۔ اگر تم نیکی کر کے دکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو یہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اور تم اسی کے لئے بلائے گئے ہو کیونکہ مسیح بھی تمہارے واسطے دکھ اُٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے۔۔"** (1-پطرس 2:20-21) اور یسوع نے ثابت کیا کہ انتہائی خوفناک دُکھ اور آزمائش بھی برداشت کیے جا سکتے ہیں اور وہ آسمانی باپ کا وفادار رہا اور آخر تک

برداشت کیا۔ جب اس نے ہردکھ کا سامنا کیا اور برداشت کیا تو ہم بھی اس کی مدداور قوت کے وسیلے دکھوں کا سامنا کر کے انہیں برداشت کر سکتے ہیں۔ ہمارا صبر کرنا ہمیں مسیح کی صورت پر زیادہ ڈھالتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارا صبر کرنا دوسروں کے ایمان کی تقویت کا باعث بن جاتا ہے، جب ہم صبر کرتے ہیں تو نہ صرف ہمیں خدا کی طرف سے برکت ملتی ہے بلکہ خداوند دوسروں کو بھی ہمارے وسیلے برکت دیتا ہے۔ پولس رسول تھسلنیکیوں کے حق میں یوں لکھتا ہے کہ **"ہم آپ خدا کی کلیسیاؤں میں تم پر فخر کرتے ہیں کہ جتنے ظلم اور مُصیبتیں تم اُٹھاتے ہو اُن سب میں تمہارا صبر اور ایمان ظاہر ہوتا ہے"** (2- تھسلنیکیوں 1:3-4) آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ پولس تھسلنیکیوں کے صبر کے باعث انتہائی خوشی سے خدا کے حضور اُن کے لئے شکر گزاری پیش کرتا ہے۔ وہ اُن کے صبر کے باعث فخر کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ دوسرے اُن کے نمونے سے حوصلہ پائیں گے اور ویسے ہی بابرکت ہوں گے۔ اِس لئے یقین رکھیئے کہ دُوسرے آپ کی زندگیوں پر غور کرتے اور تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ جب ہم صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں تو بہت سے بھائی بہن ہمارے صبر سے حوصلہ پا کر ایمان میں مضبوط ہوتے اور خداوند میں ترقی کرتے ہیں۔

مجھے امید ہے بلکہ پورا یقین ہے کہ جب آپ دُکھوں اور پریشانیوں کا سامنا کریں گے تو خداوند اوپر بتائی گئی سچائیوں کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو صبر کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے گا یاد رکھیئے کہ خدا نے ایوب کو کیسے برکات سے نوازا تھا۔ آپ جن حالات سے گزر رہے ہیں چاہے وہ اچھے ہوں یا برے خداوند آپ کے لئے سلامتی اور بھلائی کے منصوبے رکھتا ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ توکل کریں اور اس کے لئے رُوحانی پھل لاتے رہیں۔ کیونکہ وہ یقیناً ''رحم اور ترس'' سے بھرا ہوا ہے (یعقوب 5:11) وہ اپنے سب بھروسہ کرنے والوں پر مہربان ہے اور اُن کو برکت دیتا اور قائم کرتا ہے۔

خداوند کا ایک عظیم نبی یرمیاہ جو اپنے دُکھوں کی وجہ سے بے حد مشہور ہے۔ ان الفاظ میں حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہتا ہے، ''یہ خداوند کی شفقت ہے کہ ہم فنا نہیں ہوئے کیونکہ اس کی رحمت لازوال ہے، وہ ہر صبح تازہ ہے تیری وفاداری عظیم ہے میری جان نے کہا میرا بخرہ خداوند ہے اس لئے میری امید اسی سے ہے۔'' (نوحہ 3:22-24) جب آپ صبر کرتے ہوئے خداوند کے منتظر ہوتے ہیں تو پھر یقین رکھیئے کہ خداوند آپ پر مہربان ہے اور وہ اپنی شفقت، رحمت، وفاداری اور محبت سے آپ کی زندگی میں گہرے طور پر کام کرے گا اور آپ کو انتہائی برکات سے نوازے گا۔ آپ کیسے اپنی زندگی میں صبر کرتے ہوئے خداوند کے طلبگار ہوں گے اور اس سے برکات حاصل کریں گے؟

پاک رُوح اور مسیح کی واپسی

The Holy Spirit And Christ's Return

"روح اور دُلہن کہتی ہیں، آ۔۔۔"

(مُکاشفہ 17:22)۔

اِس عظیم مُکاشفہ میں پاک رُوح کے آخری الفاظ بہت خوبصورت اور حیران کن ہیں کیونکہ یہ خداوند کی واپسی کے بارے میں ہیں اور یہ ایک دُعائیہ پُکار ہی ہو سکتے تھے اِن سے اعلیٰ الفاظ اور کچھ نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے لئے پاک رُوح اُس کے آسمان پر جانے کے بعد سے ہی تیاری میں مصروف عمل ہے۔ رسولوں کے اعمال کی پہلی دس آیات میں جاتے وقت خداوند نے دو خاص پیغامات دیئے، ایک تو پاک رُوح کا وعدہ اور دُوسرا اُس کی آمدِ ثانی کا وعدہ تھا۔ انہی دو وعدوں کے درمیان مسیحی دور کا عرصہ ہے اور ایک وعدے کی تکمیل دوسرے وعدے کی تکمیل کی تیاری ہے۔

پاک رُوح اور نبوتی کلام

پاک رُوح نے ہم سے مسیح کی آمدِ ثانی کی نبوتیں کی ہیں اسی نے ابتدائی کلیسیاء کی مصیبتوں اور دکھوں میں اسے یہ بابرکت تسلی دی۔ اسی نے یروشلیم کی پہلی رسولی مجلس میں مسیحی دور کا مکمل خاکہ بتایا اور پولس رسول پر عظیم برگشتگی ظاہر کی، اور کرنتھیوں اور تھسلنیکیوں کے خطوط میں مسیح کی جلالی آمد کے پیغامات قلم بند کروائے اور اس آخری صحیفے میں تمام نبوتوں سے بلند و بالا سچائی کو ایک دُعا کی صورت میں یوں چند الفاظ میں تحریر کروا دیا کہ، ''رُوح اور دُلہن کہتی ہیں، آ۔۔۔'' خداوند کی آمدِ ثانی کی تمام تفصیل اور وضاحت کو بیان کر کے تمام گواہی کو سادہ اور شفاف بنا دیا ہے۔ پاک رُوح نے ہی تمام صحائف کی تشریح کر کے آسان فہم بنا دیا ہے۔ کیونکہ صرف نبوتی کلام رکھنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کو آسان فہم کر کے سمجھانے والا بھی تو کوئی ہونا چاہیئے۔ دانی ایل نے خداوند کی آمد کے بارے میں رویائیں دیکھیں مگر اُن کو دھندلا دھندلا ہی سمجھ پایا اور اسے کہا گیا کہ ان کو اخیر زمانے تک کے لئے بند کر دے۔ لیکن اُسے یہ بھی بتا دیا گیا کہ اخیر زمانہ میں دانشمند اِس کو سمجھیں گے اور آجکل ایسا ہو رہا ہے۔ نبوتوں کی وضاحت ہی اخیر زمانے کا زبردست نشان ہیں اور پاک رُوح اپنی روشنی کے نور سے اُن کو ہم پر ظاہر کرتا چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ کلیسیاء کو اُس کی آمدِ ثانی کی تیاری کی تحریک دے کر بڑے زبردست انداز میں تیار کر رہا ہے۔

خُداوند کی واپسی کی توقع اور تڑپ

خُداوند کی واپسی کی تیاری کے لئے پاک رُوح شاگردوں کے دِلوں میں خداوند کی واپسی کی گہری توقع اور تڑپ پیدا کر رہا ہے۔ جب خداوند یسوع پہلی آمد میں آیا تو اُس

کے وفادار لوگ اسرائیل کی تسلی اور نجات کے منتظر تھے اور عین وقت پر اُسے خوش آمدید کہنے کے لئے وہاں موجود تھے۔ بزرگ شمعون اور بزرگہ حنہ کو خاص دعوت نامہ نہیں بھیجا گیا تھا بلکہ پاک رُوح کی راہنمائی اور ہدایت سے ہی شمعون نے مولود قدوس کو ہاتھوں میں لیا اور حنہ بھی خوشی سے اس کی آمد کے بارے میں اُن کو بتانے لگی **"جو یروشلیم کی رہائی کے مُنتظر تھے۔"** (لوقا 38:2)

آخری وقت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ مسیح کے بہت سے شمعون اور حنائیں اس کی منتظر ہیں اور ان کو پہلے ہی سے دلہے کے نزدیک آنے کی آگاہی مل چکی ہے۔ جیسے جیسے وہ گھڑی نزدیک آتی جائے گی چھوٹے گلے کو آگاہی بھی زیادہ ہوتی جائے گی اور جب دلہا ظاہر ہوگا تو دلہن اس کے ساتھ جانے کو تیار ہوگی اور **"وہ دن (اس پر) چور کی طرح آئے پڑے گا"** (۱۔تھسلنیکیوں 4:5) یہ وہ بابرکت امید ہے جو بے شمار لوگوں کے دلوں میں میراث کئے ہوئے ہے جو ہمیں زمانہ کے آخر ہونے کی بھی خبر دیتی ہے۔ اگر چہ دنیا کی حکمت اسے نہ سمجھے اور آنے والی کئی نسلوں کے لئے اپنی محدود سوچ کے تحت بہت سے منصوبے تیار کرلے، پھر بھی ہماری نگاہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی آمد پر لگی ہوئی ہیں کیونکہ ہمارے دل سچی گواہی دیتے ہیں کہ اس کی آمد نزدیک ہے اس لئے اپنے کان پاک روح کی سرگوشی پر لگا کر رکھیں تا کہ اس کا پورا مطلب سمجھ سکیں۔ روز جیسے اس دن کو نزدیک ہوتے دیکھتے ہیں **"ویسے ہی ہم فخر سے اپنے سر اٹھائیں"** اور اس پرندے کی طرح تیار ہو کر اپنے پر ہلانا شروع کریں جو صرف اپنے ساتھی کے ایک اشارے کا منتظر ہوتا ہے کہ کب وہ اسے اشارہ کرے اور یہ اڑ کر اس کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اس لئے خداوند کی پہلی پکار کو ہی سن کر ہوا میں اڑ کر اس کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

خدا کے فرزندوں کی پوشاک

خداوند کی آمد کی تیاری کے لئے پاک روح خدا کے فرزندوں کو روحانی پوشاک سے مُلبّس کر رہا ہے۔ کیونکہ اس نے پہلے ہی یہ پکار دے دی ہے کہ **"برّہ کی شادی آپہنچی اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے اور اس کو چمک دار اور صاف مہیں کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہیں کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں۔"** (مُکاشفہ 8-7:19) پاک روح بے شمار لوگوں کو خداوند مسیح کی آمد کے لئے تیار کر رہا ہے۔ مسیحی دنیا میں ایک متحرک لہر چل چکی ہے کہ ہر مسیحی اپنے آپ کو مسیح کے لئے مقدس کرے تا کہ پھر پاک روح کی برسات ہو اور سب افراد مسیح کی صورت اور شبیہ پر ڈھلتے چلے جائیں۔

جب دلہن تیار ہورہی ہوتو اس سے ظاہر ہے کہ دلہا بھی نزدیک ہے۔اور جیسے ہی دلہن مکمل تیار ہوجائے گی تو دلہا بھی پہنچنے میں دیرنہیں کرتا۔ ہمارے وقت کی یہ سب سے بڑی اوراہم روحانی تحریک ہے۔آپ اسے کوئی بھی نام دے سکتے ہیں؛ مکمل پاکیزگی، پاک رُوح کی پچھلی برسات، اعلیٰ مسیحی زندگی، دوسری برکت یا تقدیس خدا کی طرف سے آخری دور کے مسیحیوں کے لئے یہی بلاوا ہے اور خداوند کی آمد کا نشان بھی۔ اب کیا ہم نے شادی کا لباس قبول کرلیا ہے؟ کیا ہمارے پاس چراغوں اور کُپیوں میں کافی تیل موجود ہے؟ کیا ہمارے لباس مکمل ''سفید'' بلکہ ''چمکدار'' بھی ہیں جن میں گناہ کا کوئی داغ دھبہ نہیں بلکہ وہ کاہنانہ لباس کے مکمل جاہ وجلال سے معمور ہیں؟ یاد رکھیے کہ کاہنانہ لباس دوطرح کا تھا۔ پہلا اندرونی جس پر کوئی داغ دھبہ نہیں ہونا چاہیے اور دوسرا بیرونی جو خوبصورت اور پرجلال ہو۔اسی طور پر بے داغ اور جلالی بنانے کے لئے پاک روح ہماری تربیت کر رہا ہے۔ یہاں جو لفظ ''سفید'' کے لئے استعمال ہوا ہے وہی لفظ خداوند یسوع کی صورت کی تبدیلی کے وقت لباس کی چمک اور سفیدی کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔اس لئے اے پیارو! اب وقت ہے کہ ہم پاک روح کے فضل کے وسیلے سفید اور چمکدار لباس کو پہن کر جلالی لباس سے بھی مُلبّس ہو جائیں اور ایسا راستبازی کی زندگی بسر کرنے سے ممکن ہوگا۔آپ اپنی زندگی کے حالات کے مطابق کیسے راستبازی اختیار کرکے نجات یافتہ مسیحی ہونے کا ثبوت دیں گے اور خداوند کی آمد کے لئے تیار ہوں گے؟

اقوامِ عالم کی فراہمی کا کام

پاک روح اقوام عالم کو مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے فراہم کر رہا ہے۔ پاک روح جس نے پرانے ادوار میں بت پرست بادشاہوں کے دلوں کو چھو کر خدا کے اوزار بنا کر استعمال کیا وہی پاک روح آج بہت سے اداروں تنظیموں حتیٰ کہ حکومتوں کو اس اخیر زمانہ میں خدا کا مقصد پورا کرنے کے لئے استعمال کررہا ہے۔اسی لئے دنیا کے ہر خطے میں بڑے بڑے کام خدا کے مقصد کو واضح کرتے نظر آرہے ہیں۔اس مقصد کو پورا کرنے میں ایک خاص کام انتہائی اہم ہے یعنی بشارت کا کام۔

دنیا میں بشارت دینا

پاک ، روح، مسیح کے شاگردوں کو تیار کرکے دنیا میں بشارت کا کام سرانجام دینے کے لئے بھیج رہا ہے۔مسیح کی آمد کی تیاری کے لئے پاک روح کا یہ سب سے عظیم کام ہے۔ کیونکہ حکم اعظم یا ارشاد اعظم کی تکمیل کے لئے پاک روح کا وعدہ بھی اسی لئے کیا گیا تھا، **"لیکن جب روح القدوس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پائوگے اور۔۔زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے"** (اعمال 1:8)۔اسی لئے آج ہم دیکھتے

ہیں کہ پاک روح کیسے گھر گھر میں اور دنیا کے کونے کونے تک انجیل کا پیغام پہنچا رہا ہے۔ ایماندار کے دل میں رسالتی جذبہ، عملی تحریک اور حکمتِ عملی پیدا کرنے کا کام پاک روح کرتا ہے تا کہ اقوامِ عالم میں بشارت کا کام ہو کیونکہ ہر ایماندار کے دل میں اس نے یہ کلام رکھ دیا ہے جو دعا کی صورت میں لبوں پر رہتا ہے کہ ''اے خداوند یسوع جلد آ۔'' اسی لئے وہ بشارت کا کام کرتے ہیں اور یہ دعائیں کرتے ہیں کہ **"۔۔۔ جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے"** (مُکاشفہ 17:22) اگر واقعی ہم پاک روح سے معمور ہیں اور مسیح کی واپسی کے متوقع اور تڑپ رکھتے ہیں تو پھر ہم قوموں میں بشارت کا کام سرانجام دینے کے لئے مستعد ہوں گے اور ایسا ہم گھر میں بھی ہوں گے، گھر سے باہر بھی ہوں گے یعنی روحوں کو جیتنے کا کام کرتے رہیں گے چاہے ہم ایک ملک میں رہیں یا دوسرے ممالک میں جا کر یہ خدمت سرانجام دیں تا کہ پوری دنیا میں انجیل کا پیغام جلد پھیل جائے۔ ہمارے روحانی زندگی کس حد تک مذہبی ہو کر رہ گئی ہے؟ کیا ہم صرف پر آسائش، آرام دہ جذباتیت کا شکار تو نہیں؟ کیا ہم صرف خود غرضانہ آسائشیں ہی تو نہیں حاصل کر رہے اور جتنا مسیحی کام ہمارے ذمے لگایا گیا تھا صرف وہی سرانجام دے رہے ہیں؟ کہیں ہم صرف یہ سوچ کر مطمئن ہیں کہ یہ صرف ان لوگوں کا کام ہے جن کو بشارت کی نعمت ملی ہے؟ تو پھر آپ صریح غلطی کر رہے ہیں کیونکہ (اعمال 8:1) میں خداوند یسوع نے آسمان پر صعود فرمانے سے پہلے زمین پر دوبارہ واپسی تک کے لئے سب ایمانداروں کو یہ نعمت ''تم میرے گواہ ہو گے'' پاک روح کے وعدے کے ساتھ عطا کر دی ہے اور (متی 28:18-20) میں بھی اس نے سب قوموں کو شاگرد بنانے کے لئے یہ ذمہ داری ہر ایک ایماندار مسیحی کے حوالے کر دی ہے۔ اب یہ ہر مسیحی کا بلاوا ہے کہ وہ بشارت کا کام سرانجام دے اور ایسا کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ گہری رفاقت میں وقت گزاریں اور دعائیں کرتے ہوئے اس کی انجیل کو دوسروں تک پہنچانے کا کام سرانجام دیں تا کہ یہ دنیا جو جہنم کا راستہ اپنائے ہوئے ہے واپس آسمانی باپ کی طرف پلٹ سکے۔

کیا ہم پورے طور پر ''بادشاہی کی اس خوشخبری'' کو اقوامِ عالم تک پہنچانے کے لئے تیار ہیں تا کہ دنیا کا آخر جلد اور مسیح کی واپسی جلد ہو؟

لیکن آپ خوشخبری کو پھیلانے کے لئے کس طرح تیار ہونگے؟ کیونکہ جب آپ ان سطور کا مطالعہ کر رہے ہوں تو خدا شاید آپ کو کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنے یعنی کسی ایسے شاگرد کو تلاش کرنے کے لئے بلا رہا ہو جس کے آتے ہی دلہن مکمل تیار ہو جائے اور ہمارے بے مثال مُنجی واپس آ جائے۔ **"آمین، اے خداوند یسوع آ"** (مکاشفہ 20:22)

دعا: اے خداوند یسوع جلد آ۔

سات اہم ترین سوال

Seven Questions of Vital Importance

سات سوالات ایسے ہیں جن کا ہر مسیحی کو سامنا کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اتنے اہم ہیں کہ اُن کو نظر انداز کرنے والا اپنی رُوحانی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ آیئے ہم ایک ایک کر کے اُن پر توجہ دیں اور خدا سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں پوری دیانتداری اور وفاداری سے اُن کے جوابات دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ کیا میں کوئی گناہ جان بوجھ کر تو نہیں کر رہا/رہی؟

"اگر میں بدی کو اپنے دِل میں رکھتا تو خداوند میری نہ سنتا۔" (زبور 66:18) میں جو کچھ بھی کہوں وہ کسی لفظ پر توجہ نہ دے گا۔ اگر گناہ میری زندگی میں اہمیت رکھتا ہے اور میں اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتا تو وہ میری دعا تک کو نہیں سنے گا۔ یاد رکھیے، کہ میں نے کہا کہ جان بوجھ کر گناہ کرنا تو اِس سے مراد ہے۔

"وہ گناہ جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے" (عبرانیوں 1:12)، یعنی کوئی ایسا گناہ جو آپ کبھی کبھار کرتے ہیں، ہوسکتا ہے وہ کوئی بوجھ، کسی قسم کا دل میں بسایا ہوا بت، وہ سب گناہ ہے جس سے چھٹکارا پانے کو ہمیں خدا نے کہا ہے۔ کیونکہ **"تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کر دی ہے اور تمہارے گناہوں نے اسے تم سے ایسا روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا"** (یسعیاہ 59:2) یعنی گناہ جدائی یا علیحدگی پیدا کرتا ہے۔ گناہ خدا کا چہرہ ہم سے روپوش کر دیتا ہے۔ جہاں گناہ ہے وہ کوئی رفاقت یا گہری شراکت نہیں ہوسکتی۔ ''جو کوئی خداوند کا نام لیتا ہے ناراستی سے باز رہے۔'' (۲۔تیمتھیس 19:2) یہ خدا کا حکم ہے اس لئے ہمیں ہر گناہ سے باز رہنا ہے تا کہ اس کے پسندیدہ ٹھہریں۔ اور ہر اس چیز سے باز رہیں جو پاک روح کو رنجیدہ کرتی ہے۔ اور اسے اپنی زندگی سے نکال باہر کریں کیونکہ ہم اپنی مسیحی زندگی میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہر گناہ سے تعلق ختم نہ کر لیں۔ گناہ، چکی کے بڑے پاٹ کی مانند ہے، جو ہمیشہ ہمیں نیچے جھکائے رکھے گا۔ اگر ہم اس کو اپنائیں گے تو پھر بار بار دل چاہے گا۔ یہ ایسا ہوگا جیسے خواہشات کی آگ کو تیز ہوا دے کر بھڑکانا۔ کسی مسیحی کی زندگی میں سب سے بڑا دکھ گناہ کے بعد آنے والی تکلیف ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے بندھن توڑ ڈالیں، ہر قیمت پر اس سے چھٹکارا پائیں، تب ہی ہم خدا کا وہ اطمینان حاصل کریں گے جو سمجھ سے بالکل باہر ہے (فلپیوں 7:4) گناہ ہمیں تباہ کر سکتا ہے اگر ہم اس سے چھٹکارا حاصل نہ کریں۔ **"دغا بازوں (گناہگاروں) کی راہ کٹھن ہے"** (امثال 15:13)

عزیزو، خداوند یسوع مسیح کو یاد رکھیئے وہ جُوئے اور بندھن کو توڑ سکتا ہے۔ وہ ہر قیدی کو آزاد کر سکتا ہے۔ جی ہاں، وہ آپ کو بھی ہر گناہ سے آزاد کر سکتا ہے۔ وہ نہ صرف آپ کو آزاد کروائے گا بلکہ وہ آپ کو ہمیشہ محفوظ بھی رکھے گا۔ اور آپ بھی اس کے بخشے گئے روحِ پاک کے وسیلے ہر گناہ پر فتح سے بڑھ کر غلبہ پا سکتے ہیں۔

۲۔ کیا میں، خدا کی مرضی پوری کرنے میں فرمانبردار ہوں؟ **"اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ جان کر خدا کے حوالے کرو۔"** (رومیوں 13:6) کیا میں نے سب کچھ خدا کے تابع کر دیا ہے؟ شاید یہ گیت تو ہم مسلسل گاتے ہوں کہ ''تیری راہوں پے چلتا رہوں عمر بھر۔۔۔'' مگر کیا واقع ایسا ہے بھی؟ کیا میں وہاں جاؤں گا جہاں وہ مجھے بھیجنا چاہتا ہے؟ یا میں اپنی مرضی کی راہ پر چلتا ہوں؟ کیا میں مسیح سے زیادہ اپنی ذات کو ترجیح دیتا ہوں؟ کیا وہ میری زندگی کا مالک اور آقا ہے؟ خدا کے بیٹے، بیٹیاں ہمیشہ وفادار ہوں۔ اگر ہم اپنی مرضی کے مالک ہیں تو وہ کبھی ہمیں استعمال نہیں کرے گا۔ کیونکہ قربانی چڑھانے سے بہتر حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ (۱۔سموئیل 22:15) کیونکہ سرکشی اور بغاوت سے گھرانے اور معاشرے برباد ہوتے ہیں۔ بغاوت سے اصل مقصد فوت ہوسکتا ہے۔ بڑے گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔ غلطیاں نظر انداز کی جاسکتی ہیں مگر نافرمانی کبھی نہیں! اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہمیں استعمال کرے تو ہمیں فرمانبردار ہونا ہوگا۔ ہمیں تیار ہونا ہوگا وہاں جانے کے لیے جہاں خدا ہمیں لے کر جانا چاہتا ہے۔ اس کی مرضی ہماری ہاں ہونی چاہیے، اس کی راہ ہو اور ہم اس پر چلنے والے ہوں۔ اس کے منصوبے ہمارے مقصد بن جائیں، اور اس کی مرضی پوری کرنے میں ہمیں خوشی ہونی چاہیے۔ کیونکہ پیار کرنے والا باپ ہے نہ کہ کوئی ظالم حاکم۔ وہ ہمیں پیار سے راحت کے چشموں تک لے جانا چاہتا ہے، اس نے ہمارے دلوں میں اپنی مرضی پوری کرنے کی خواہش پیدا کی ہے۔

۳۔ **کیا میں بلا ناغہ دُعا میں وقت گزار رہا/رہی ہوں؟** کوئی بھی دعا کے بغیر فتح سے بھرپور زندگی نہیں گزار سکتا۔ مسیحی زندگی کی کامیابی کی کنجی دعا میں پوشیدہ ہے۔ اگر آپ دعا کو نظر انداز کرتے ہیں تو آپ کمزور ہیں۔ وہ افراد نئے سرے سے قوت پائیں گے جو خداوند کے منتظر رہتے ہیں۔ جب تک آپ دعائیہ ماحول نہیں بناتے آپ دشمن کو موقع دیتے ہیں۔ یسوع دعا کرتا تھا اور کئی بار تو تمام رات دعا میں گزارتا تھا۔ پولُس دعا کرتا تھا۔ ابتدائی کلیسیاء دعا کرتی تھی۔ خدا نے جن لوگوں کو بہت زیادہ خدمت میں استعمال کیا وہ سب دعائیہ مرد و خواتین تھے۔ اس لئے اپنے آپ سے سوال پوچھنا ہے کہ کیا میں دعا گو ہوں؟ کیا میں روزانہ یعنی بلا ناغہ خدا سے ملنے کا وقت نکالتا ہوں اور اس وقت کی پابندی کرتا ہوں؟ کیا

خدا میرے بارے میں کہہ سکتا ہے کہ میں مردِ دعا ہوں؟ یا میں ناکام ہوں؟ اگر ایسا ہے تو پھر وہ مجھے فضل عنایت کرے کہ میں دعا کے عہد کو دوبارہ سے بحال کر سکوں اور پھر بلا ناغہ اس سے ملاقات کا وقت قائم رکھ سکوں ایسا نہ ہو کہ وہ آئے اور مجھے سوتا ہوا پائے۔

۴۔ کیا میں کلامِ خدا کا ہونہار شاگرد ہوں؟ خدا کے کلام کو نظر انداز کرنے سے ہم اس کی آواز نہیں سن سکتے، کیونکہ خدا اپنے کلام کے وسیلے ہم سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر میں کلام سیکھنے کا وقت نہیں نکالتا تو راہنمائی حاصل نہیں کر سکتا۔ بہت سے افراد کلامِ خدا نہ سیکھنے اور اسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے بے راہ روی کا شکار ہو گئے۔ کلام کا کوئی ثانی نہیں۔ اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ انسانوں کے لئے لکھا گیا اور اسے مزید جاننے کے لئے اس کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ جتنا زیادہ اس کو سیکھیں گے اتنا زیادہ یہ دلچسپ اور خوشی و شادمانی کا باعث بنتا جائے گا۔ پھر یہ مزید راہنما و ہادی ہمارے لیئے بنتا جائے گا۔ یہ ہماری دن بھر کی خوراک بنتا جائے تا کہ اس کی قوت سے تمام کام کریں، جب ہم نئی پیدائش کا تجربہ کرتے ہیں تو پھر ہم اسے روزانہ پڑھتے ہیں۔ مگر۔ کیا آج بھی ہماری یہی عادت ہے؟ کیا یہ میرے لئے آج بھی ویسے ہی نیا ہے جیسے یہ پہلے دن تھا؟ کیا میں انبیاء اور رسولوں کے تجربات سے استفادہ کرتا ہوں؟ کیا میں داؤد کے مزامیر میں آج بھی تسلی پاتا ہوں؟ کیا کلام مقدس میرے لئے زندگی کی روٹی ہے اور میں روزانہ اس سے خوراک حاصل کر رہا ہوں؟ اگر میں کمزور ہوں تو خدا کا کلام روحانی دودھ اور گوشت ہے اس لئے اس کے ذریعے قوت پائیں۔ خدا کرے کہ میں اس کے کلام کا بہترین مشتاق شاگرد بن سکوں۔

۵۔ کیا میں مسیح کی گواہی لوگوں میں بانٹتا ہوں؟ مسیحی زندگی کے ابتدائی برسوں میں روحیں جیتنے کی دھن مجھ پر سوار تھی، میں خدا کے لوگوں کے ساتھ مل کر گلیوں اور بازاروں میں مسیح کی گواہی دیتا تھا۔ میں خدمت کے اس کام میں یعنی روحیں جیتنے میں بے حد خوشی محسوس کرتا تھا۔ میں روحوں کے بچانے کے بارے میں بہت بوجھ دل میں رکھتا تھا۔ یہ میری پہلی محبت مسیح کے لئے تھی کہ دوسروں کو مسیح کی محبت کے بارے میں بتاؤں۔

مگر آج کیا صورتحال ہے؟ کیا میں نے پہلی سی محبت چھوڑ دی؟ کیا میں سرد ہو چکا یا سب کچھ نظر انداز کر چکا ہوں؟ کیا خدا کی آگ میرے دل میں سے بجھ چکی ہے؟ کیا میں صرف کلیسیائی عبادات اور پروگرامز رسمی طور پر ادا کرنے لگا ہوں؟ کیا میرے دل میں سے روحیں بچانے کا بوجھ ختم ہو چکا ہے؟ اگر ایسا ہے، تو کیوں؟ کیا ہوا ہے؟ میں گاتا ہوں کہ ''گھر گھر میں انجیل سنائیں گے، پیارے یسوع کا نام بتائیں گے۔'' مگر ایسا کرنا نہیں۔۔ کیوں؟ ہلاک ہونے والی جانوں کی مجھے فکر کیوں نہیں؟ کیا توبہ نہ کرنے والوں کے لئے میری

آنکھوں میں سے آنسو خشک ہو گئے ہیں؟ کیا اندھیرے میں پڑی دنیا کی نجات کے لئے میرے دل میں کچھ ہمدردی ہے؟

اگر نہیں تو پھر بہت بڑا مسئلہ ہے، مجھے دوبارہ سے اس مسئلے کو اپنے دل میں تلاش کرنا اور اس کا حل کرنا ہے۔ مجھے مسیح کے سامنے اقرار کرتے ہوئے پھر سے لوگوں میں اس کی گواہی دینی ہے، کیونکہ اس نے مجھے گواہی دینے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے دوبارہ سے گواہی دینا شروع کریں۔ میں لوگوں کو انجیل کا پیغام آسانی سے سنا سکتا ہوں۔ انجیل کے متعلق کتابچے وغیرہ تقسیم کر سکتا ہوں۔ لوگوں کو انجیل کے پیغام سے بھرپور خطوط لکھ سکتا ہوں، کام کی جگہ پر ساتھیوں کو کلام کی خوشخبری سنا سکتا ہوں۔ اپنے موبائل فون پر انجیل کا پیغام فیس بک، واٹس ایپ وغیرہ پر پوسٹ کر سکتا ہوں۔ اگر میں نے مسیح کو اپنا مالک اور نجات دہندہ مانا ہے تو پھر اس کی باتیں ماننا مجھ پر فرض ہے۔

۶۔ کیا میں خدا کے دیئے میں سے فراخدلی سے اس کی راہ میں دیتا ہوں؟ "دیا کرو تمہیں بھی دیا جائے گا۔" (لوقا 38:6)، جب ہم خدا کی راہ میں دیتے ہیں تو وہ ہمیں دیتا ہے، کیونکہ وہ کسی انسان کا قرضدار نہیں رہتا۔ آپ دینے میں خدا سے جیت نہیں سکتے۔ اس لئے دسواں حصہ وفاداری سے الگ کریں اور باقی جو خدا کہے وہ بھی دیانتداری سے دیں جو خدا کی راہ میں وفاداری سے دیتے رہتے ہیں ان کو شاید ہی آپ محتاجی کی حالت میں دیکھیں **کیونکہ فراخ دِلی سے دینے والی جان فربہ کی جاتی ہے** (امثال 25:11) اس لئے جب آپ خدا کی راہ میں دیتے ہیں تو روحوں کے جیتنے کے مقاصد کو ضرور مدِ نظر رکھیے۔ اور خدا کی راہ میں خوشی سے دیجئے۔ کیونکہ **"خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔"** (۲ کرنتھیوں 9:7) ایک ترتیب سے دیجئے ہر ماہ یا ہر ہفتے۔ خدا کے ساتھ وفادار رہیے تا کہ **منادی کرنے والے بھیجے جا سکیں۔** (رومیوں 15:10) اگر دنیا کو انجیل سنانی ہے تو پھر کسی کو بل بھی ادا کرنا ہے۔ جیسے پانی مفت تو ہے مگر اس کی لائنوں کے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ نجات کے پیغام کو اگر دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے تو خدا نے اس کا انتظام ایمانداروں کے دیئے ہوئے ہدیہ جات کے وسیلے کیا ہے۔ پولُس رسول کی زبان میں، دینا خدا کے فضل کو آگے منتقل کرنا ہے۔ اور اگر ہم نئے عہد نامہ کے مسیحی ایماندار ہیں تو پھر خوشی سے دینا ہم پر فرض ہے۔

۷۔ کیا میں خداوند یسوع مسیح کے لئے کوئی خاص کام کر رہا ہوں؟

اگر میں خداوند کی خدمت کرنا چاہتا ہوں تو پھر مجھے کچھ خاص لوگوں کو کسی خاص جگہ پر تلاش کرنا چاہیے جہاں میں اپنی گواہی دے سکوں اور مجھے یہ بھی احساس نہ ہو کہ

مجھے لوگ برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ روحیں جیتنے والی کلیسیاء میرا گھر بن جائے۔ ہم سب کو خدا نے خدمت کرنے کے لئے نجات بخشی ہے، اور اگر میں خداوند کے لئے کچھ نہیں کر رہا تو پھر میں اس کی دی گئی رویا سے انحراف کر رہا ہوں۔ میں جا کر بیماروں کی عیادت کر سکتا ہوں، میں انجیل کے بارے میں تحریری مواد تقسیم کر سکتا ہوں، میں گواہی دے سکتا ہوں، میں بچوں کو تعلیم دے سکتا ہوں، اور بہت سے شعبہ جات میں کچھ تو خدمت کر سکتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کچھ لوگ آپ کے منتظر ہوں کیونکہ کچھ لوگ عبادات میں شریک ہوتے ہیں مگر کسی کام میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ پاسبان ان کو آ کر کوئی کام بتائے تو وہ خوشی سے اسے سرانجام دیں۔ اس طرح سے وہ نجات پانے اور پھر خدمت گزاری کے حقیقی معنی سمجھ پائیں۔ پولُس نے سب سے پہلی بات خداوند سے یہی پوچھی تھی کہ، خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟ (اعمال 9:6) درحقیقت نئی پیدائش پانے والے ہر ایماندار کی خدا سے یہی دعا اور التجا ہونی چاہیے۔ محبت کرنا خدمت کرنا ہے اور جو خداوند یسوع سے حقیقی محبت رکھتے ہیں وہ ضرور اس کی خدمت کرنا چاہیں گے۔ وہ سستی اور کاہلی سے کبھی خوش نہیں ہوتے۔ اس لئے کسی بھی طرح سُستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہ کریں اور نہ ہی پاسبان یا کسی شخص کا انتظار کریں بلکہ براہ راست خدا سے پوچھیں اور خدمت کے لئے ہدایات بھی خدا ہی سے لیں۔ اگر وہ سنڈے اسکول کی خدمت کا کہے تو اس کے لئے پاسبان اور انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ اگر آواز اچھی ہے تو کوائر کے لئے رابطہ کریں یعنی خدا کی مرضی کے مطابق اور اگر خدا کوئی ساز بجانے کا کہے تو اس کے لئے رابطہ کریں۔ کسی کو نوجوانوں میں خدمت کا توڑا ملے تو وہاں کام کریں، کسی کو شفاعت کنندہ کی خدمت ملے تو وہاں خدمت کریں۔ اگر رسالتی خدمت ملے اور کل وقتی تربیتی کام کرنے کا توڑا ملے تو وہی خدمت کریں۔ ایک بات تو یقینی ہے: کہ جو واقعی نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے وہ کبھی بھی خدمت کیے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ خداوند یسوع مسیح سے حقیقت میں پیار کرتا ہے۔

اس لئے میں آپ سے دوبارہ کہنا چاہ رہا ہوں، کہ کیا میں مسیح کی خدمت کر رہا ہوں؟ کیا میں کام کرتا رہتا ہوں؟ کیا میرا وقت خدا کے لئے وقف ہے؟ یاد رکھیے خدمت کرنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خداوند سے کہتے ہیں کہ، ''دیکھ خداوند میں حاضر ہوں۔'' وہ مستعد خدمت گزار ہیں۔ اور دوسرے وہ جو یہ کہتے ہیں ''خداوند مجھے بھیج۔'' وہ سُست خدمت گزار ہیں۔ میں اپنا موازنہ خود اس پیمانے پر کروں۔ کیا میں خداوند یسوع کے لئے کوئی خاص کام کر رہا ہوں؟

اگر ہم خداوند سے شاباش پانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ان سات سوالوں کے جوابات ضرور دینے چاہیے۔ **"اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درستی سے کام میں لاتا ہو۔"** (۲۔ تھیمتھیس 15:2) آخری دن خداوند سے یہ سننے کے لئے کہ، **"شاباش اے اچھے اور دیانتدار نوکر۔"** (متی 25:21) آپ کیسے اپنے آپ کو پرکھیں گے اور پھر اس کی خدمت کریں گے؟

پاک روح اقوام عالم کو مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے فراہم کر رہا ہے۔ پاک روح جس نے پرانے ادوار میں بت پرست بادشاہوں کے دلوں کو چھو کر خدا کے اوزار بنا کر استعمال کیا وہی پاک روح آج بہت سے اداروں تنظیموں حتیٰ کہ حکومتوں کو اس اخیر زمانہ میں خدا کا مقصد پورا کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اسی لئے دنیا کے ہر خطے میں بڑے بڑے کام خدا کے مقصد کو واضح کرتے نظر آ رہے ہیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے میں ایک خاص کام انتہائی اہم ہے یعنی بشارت کا کام۔

خدا کا غضب

The Wrath of God

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسیحی ایسے ہیں جو خدا کے غضب کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ کوئی مسئلہ نہیں یا کچھ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اور کچھ تو اس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو الٰہی ذات پر تہمت لگانے والی بات ہے، اس لئے وہ ایسی باتوں کو دل سے قبول بھی نہیں کرتے اور ان کے دل میں ایسی باتوں کے لئے جھنجھلاہٹ چھپی ہوتی ہے۔ کچھ کے خیال میں خدا اتنا قہر کرنے والا نہیں۔ کچھ کے خیال کے مطابق خدا کی اچھائی کے باعث اس کا قہر کم ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس طرح کے خیالات سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے کہ خدا قہر کرتا ہے۔

خدا حقائق چھپاتا نہیں!

"سو اب تم دیکھ لو کہ میں ہی وہ ہوں اور میرے ساتھ کوئی دیوتا نہیں، میں ہی مار ڈالتا اور میں ہی جلاتا ہوں، میں ہی زخمی کرتا اور میں ہی چنگا کرتا ہوں اور کوئی نہیں جو میرے ہاتھ سے چھڑائے، کیونکہ میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہوں کہ چونکہ میں ابدالآباد زندہ ہوں اس لئے اگر میں

اپنی جھلکتی تلوار کو تیز کروں اور عدالت کو اپنے ہاتھ میں لے لوں تو اپنے مخالفوں سے انتقام لوں گا اور اپنے کینہ رکھنے والوں کو بدلہ دوں گا۔"

(استثناء 32:39-41) جب آپ صحائف کا مطالعہ کریں تو اندازہ ہوتا ہے کہ خدا کے غضب کے بارے میں بہت سے حوالہ جات ہیں جو اس کے رحم اور ترس کے حوالوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ کیونکہ خدا پاک ہے، وہ تمام گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ اس لئے اس کا غضب، قہر، غصہ گناہ گار کے خلاف بھڑکتا ہے (زبور 11:7) لیکن بہت سے لوگ خدا کے غضب و قہر سے انکار کرتے ہیں اور اسے اس کی اُلوہیت اور الٰہی حکومت پر ایک دھبہ سمجھتے ہیں۔ مگر صحائف نے واضح کر دیا کہ خدا نے اپنے غضب اور قہر شدید کے بارے میں حقائق چھپائے نہیں بلکہ ان کو ایسے واضح کر دیا کہ بدلہ دینا اور انتقام لینا اسی کا کام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا غضب بھی اس کی وفاداری، رحم، ترس یا قدرت کی طرح ایک کامل صفت ہے۔ اور یہ ہونا بھی چاہیے کیونکہ اس نے سب کچھ بے عیب بنایا تھا، جس میں کوئی خرابی نہیں تھی کیونکہ خدا کی ذات میں کوئی برائی نہیں۔ اگر اس کا غضب نہ ہوتا تو پھر کائنات انتہائی تباہ کن صورتحال سے دوچار ہو چکی ہوتی۔ اور ہم سب جانتے ہیں کہ گناہ نے اس دنیا پر پہلے ہی تباہ کن اثرات ڈال رکھے ہیں۔ اس لئے خدا کی ایک کامل صفت کسی دوسری سے زیادہ کامل نہیں۔ اس کی ہر ایک صفت یکساں کامل ہے۔ اور خدا کا غضب تمام ناراستی کے برخلاف اس کی ابدی نفرت ہے۔ یہ تو بدی اور برائی کی خلاف غصے اور ناراضگی کا اظہار ہے۔ اور خدا کی پاکیزگی کا گناہ کے خلاف حرکت میں آجانا ہی خدا کا غضب کہلاتا ہے۔

یعنی شریروں کی عدالت ہونا اور ان کو سزا ملنا خدا کی راست عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا گناہ کے خلاف غصے اور غضب کا اظہار اس لئے کرتا ہے کیونکہ گناہ خدا کے برخلاف جنگ اور اس کے کل اختیار کے برخلاف بغاوت ہے۔ (رومیوں 22:11) خدا کی پاکیزگی، محبت اور کاملیت کی وجہ سے جیسے فردوس بنایا گیا ویسے ہی گناہ، ناپاکی اور ناراستی سے نفرت رکھتے ہوئے اس نے جہنم بھی درحقیقت بنایا ہے۔ خدا کی بادشاہی اور حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں پر خدا اپنی قدرت اور اختیار کا اظہار اپنے غضب کے ذریعے ہی کرے گا۔ کیونکہ انہوں نے اس کی عظمت اور بزرگی کو حقیر جانا اور اس کے قہر و غضب کو اہمیت نہ دی۔ خدا اس غضب و غصے کا اظہار کسی کینہ یا کسی سے دکھ اٹھانے کے نتیجے میں بدلہ نہیں لے رہا۔ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ وہ پوری کائنات کا خالق اور مالک ہے اس لئے وہ اپنی حاکمیت اعلیٰ کا اظہار کرتے ہوئے یہ سب کرے گا۔ الٰہی قہر و غضب خدا کی کاملیت کا ہی اظہار ہے اوپر دیئے گئے دلائل کے علاوہ ہم خدا کے کلام میں سے مزید حوالہ جات کے ذریعے واضح طور پر

دیکھ سکتے ہیں۔ **"کیونکہ خدا کا غضب ۔۔۔ تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے۔"** (رومیوں 18:1) رابرٹ ہالڈین اس آیت کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ: جب پہلی بار موت کے بارے میں بتایا گیا اسی وقت آسمان سے غضب ظاہر ہوا۔ زمین لعنتی ٹھہری، اور انسان کو جنتِ عرضی (زمینی جنت) سے نکال دیا گیا، پھر طوفانِ نوح کی سزا، اور سدوم وعمورہ پر آسمان سے آگ اور گندھک کا برسنا اور خاص کر موت کا تمام انسانوں پر حکومت کرنا، جس کا اظہار موسوی شریعت کے ہر حکم کے ساتھ سزا کی صورت میں وابستہ ہے۔ رومیوں کے آٹھویں باب میں رسول نے اس حقیقت کی طرف توجہ دلوائی ہے کہ تمام مخلوقات فنا اور بطالت کے قبضے میں پڑی کراہتی ہیں۔ یعنی وہی تمام تخلیق جو خدا کی کاریگری اور اس کا جلال ظاہر کرتی ہے وہی یہ بھی ثابت کررہی ہے کہ وہی خدا، انسانوں کے گناہوں کا دشمن اور ان کے قصوروں کی سزا دینے والا ہے۔ اب سب سے بڑی گواہی کہ گناہوں اور قصوروں کی سزا دیتا ہے اس وقت ثابت ہوتی ہے۔ جب اس کا اکلوتا بیٹا دنیا میں انسان بن کر آتا ہے اور خدا کا کردار زمین پر ظاہر کرتا ہے مگر جب انسانوں کے گناہوں کی سزا اٹھاتا ہے تو خدا نے ذرا برابر بھی ترس ظاہر نہیں کیا بلکہ سب سے زیادہ قہر اور غضب ظاہر کر دیا، اور اب ساتھ ہی اپنے تمام مُکاشفے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک غضب کا اور دوسرا فضل کا مُکاشفہ۔ ''خدا کے غضب کو مزایر میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے (زبور 99:11) **"میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی۔"** خدا نے صرف دو موقعوں پر قسم کھائی ہے پہلی بار وعدہ کرتے ہوئے (پیدایش 22:16) اور دوسری بار غضب ظاہر کرنے کے لئے (اِستثنا 34:1) پہلی بار اس نے اپنے بچوں پر رحم کرنے کی قسم کھائی اور دوسری بار بڑبڑانے اور بے ایمانی کی وجہ سے ایک شریر نسل پر قہر نازل کرنے کی قسم کھائی۔ اور قسم کھانے سے کسی چیز کی سچائی ثابت کی جاتی ہے۔ (عبرانیوں 16:6) (پیدایش 16:22) میں خدا فرماتا ہے، **"میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔"** زبور 35:89 میں وہ فرماتا ہے، ایک بار میں نے اپنی پاکیزگی کی قسم کھائی ہے مگر زبور 11:95 میں وہ فرماتا ہے، میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی ہے۔ یعنی بیہواہ خدا نے غضب اور پاکیزگی دونوں کی قسم کھائی ہے یعنی اس نے خود اپنی پاکیزگی کی کاملیت اور غضب کی کاملیت کو برابر ٹھہرا دیا ہے۔ اور پھر مسیح میں اُلوہیت کی ساری معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے (کلسیوں 9:2) اس لئے تمام تر کاملیت اس میں موجود ہے اس لئے ہمیں یہ بھی غور سے پڑھنا چاہیے، **"برّہ کے غضب سے چھپالو۔۔۔"** (مُکاشفہ 16:6)

خدا کے غضب پر غور وفکر کرنے کی اہمیت

خدا کے غضب پر ہمیں غور وفکر کرتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ بھی خدا کی ایک کامل صفت ہے۔ اول وجہ تو یہ ہے کہ ہمیں گناہ کے حتمی انجام کی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ ہم اس پر غور وفکر کریں گے اور اپنی اولاد کو اس سے آگاہ کرتے رہیں گے اتنا ہی ہم گناہ کی تباہ کن صورتحال اور ہونے والی تباہی سے بچیں رہیں گے اور ہمارے دِلوں میں بھی اس کی لذت یا پوشیدگی کے بارے میں کوئی بہانے بازی نہیں آئے گی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس پر غور وفکر کرنے سے ہماری زندگیوں میں خدا کا خوف صحیح طور پر جگہ بنائے گا اور ہم میں یہ احساس بڑھتا جائے گا تو ہم خدا کی عبادت بھی پسندیدہ طور پر خدا ترسی اور خدا خوفی کے ساتھ کریں گے اور خدا کا فضل بھی ہم پر بڑھتا جائے گا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے (عبرانیوں 12:28-29) یعنی ہم پسندیدہ طور پر عبادت بھی اسی وقت کریں گے جب ہم اس کا خوف مانگیں گے اور اس کی بزرگی وعظمت اور حقیقی غضب کو سمجھ کر اس کو اہمیت دیں گے اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہم مسلسل یہ یاد رکھیں گے کہ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ تیسری وجہ خدا کے غضب پر غور وفکر کرنے کی یہ ہے کہ ہم آنے والے غضب سے بچیں گے۔ (۱۔تھسلنیکیوں 1:10) جب ہم خدا کی ذات میں مسرور رہتے ہیں کیونکہ جو کچھ وہ اپنی تمام صفات کے ساتھ ہے تو پھر ہم اس کے غضب کو بھی اتنی اہمیت دیں گے جتنی ہم اس کی محبت کو اہمیت دیں گے۔ اور اپنی سوچوں کو ہمیشہ خدا کی مرضی پر لگائے رکھیں گے تاکہ خدا پرانے عہد کی طرح ہم سے یہ گلہ نہ کرے،

"تو نے گمان کیا کہ میں بالکل تجھ ہی سا ہوں۔" (زبور 50:21)

خدا کا عدل اس کے غضب سے ظاہر ہوتا ہے

"اے قوموا! اس کے لوگوں کے ساتھ خوشی منائو کیونکہ وہ اپنے بندوں کے خون کا انتقام لے گا اور اپنے مخالفوں کو بدلہ دے گا۔" (اِستثنا 32:43) اور مزید یہ لکھا ہے کہ **"میں نے آسمانوں پر گویا بڑی جماعت کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ ہیلیلویاہ ما نجات اور جلال اور قدرت ہمارے خدا ہی کی ہے۔ کیونکہ اس کے فیصلے راست اور درست ہیں اس لئے کہ اس نے اس بڑی کسبی کا انصاف کیا جس نے اپنی حرام کاری سے دنیا کو خراب کیا تھا اور اس سے اپنے بندوں کے خون کا بدلہ لیا۔ پھر دوسری بار انہوں نے ہلّلُویاہ کہا۔"** (مُکاشفہ 19:1-3) اس

دن مقدسین انتہائی خوشی منائیں گے جس دن خدا اپنی عظیم ترین حکومت کو عمل میں لائے گا اور اپنی سچی عدالت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی عظمت ثابت کرے گا اور ان مغروروں کو سزا دے گا جنہوں نے اس کی عظمت اور خوف کو نہیں مانا کیونکہ۔ **"اے خداوندا اگر تو بدکاری کو حساب میں لائے تو اے خداوند کون قائم رہ سکے گا؟"** (زبور 3:130) اب یہ سوال ہمیں ہر روز اپنے آپ سے پوچھتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ لکھا ہے کہ، **"شریر عدالت میں قائم نہ رہیں گے۔۔۔۔"** (زبور 5:1) اب ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے سوچئے کہ یسوع مسیح نے سب لوگوں کے گناہوں کو اپنے اوپر اٹھایا تو پھر خدا کا غضب اس پر نازل ہوا تو اس کی جان خدا کے غضب کی ان ہی سوچوں سے پر تھی۔ وہ انتہائی بے قرار ہونے لگا تھا اور اس کی جان نہایت غمگین تھی (مرقس 33:14) اس کی جان کا بے قرار ہونا، پسینے کا خون کی بوندیں بن بن کر ٹپکنا، بلند آواز سے چلانا اور دل کی گہرائی سے فریادیں کرنا (عبرانیوں 7:5) (متی 39:26) اور آخر میں یہ پکارنا کہ، **"اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"** (مرقس 34:16) یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے صحیح طور پر اس بات کو عیاں کیا کہ خدا بدکاریوں کو کیسے حساب میں لائے گا۔ پھر آپ اندازہ کیجئے کہ جب خدا کے بیٹے کو جس نے کوئی گناہ، قصور یا خطا نہیں کی تو اس کو دوسروں کے گناہ اٹھانے پر خدا کے کیسے شدید غضب کا سامنا کرنا پڑا تو پھر گناہ گار اور شریر انسانوں کا کیا حال ہوگا؟ اس لئے اے میرے عزیز! اگر آپ نے گناہوں سے نجات پانے کے لئے مسیح میں پناہ لینے کی درخواست نہیں کی جو حقیقی اور واحد نجات دہندہ ہے تو پھر عدالت کے دن کیسے قائم رہیں گے؟ مثال کے لئے آپ کو بتا رہا ہوں کہ اگر آپ سلامتی کے علاقے میں بے خوف ہیں تو یردن کے جنگل میں کیا کریں گے؟ (یرمیاہ 12:5) ''جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ خدا کی اچھائی کا انسانوں نے کس طرح سے فائدہ اٹھایا تو پھر ہمیں اس ناشکر گزار دنیا میں سب سے بڑا معجزہ خدا کا تحمل کرنا اور بے تحاشہ نعمتیں عطا کرنا ہی نظر آئے گا۔ ولیم گرنال نے یہ کہتے ہوئے مزید کہا کہ فرض کیجئے کہ ایک بادشاہ ہو اور اس کا دشمن اس کے کسی علاقے میں آجائے تو وہ اس کو مراعات نہیں دے گا بلکہ اس علاقے کو گھیر لے گا اور وہ سب کچھ کرے گا کہ اپنے دشمن کو بھوکا مار دے۔ مگر عظیم تر بادشاہ یعنی خداوند خدا جو اپنے تمام دشمنوں کو پلک جھپکتے ختم کر سکتا ہے وہ ان کو برداشت کرتا اور روزانہ خوراک بہم پہنچاتا ہے تا کہ وہ کسی وقت بھی توبہ کر کے رجوع لائیں۔ خدا ہمیں ستانے والوں کے لئے دعا کرنے کی توفیق عطا کرے اور لعنت کرنے والوں کیلئے برکت چاہنے کا فضل دے۔ کیونکہ خدا کی چکی بھلے آہستہ پیسے مگر

بہت باریک پیستی ہے۔ جتنا زیادہ وہ تحمل کر رہا ہے اور ہم اس کی تعریف اور شکر گزاری کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ اس کا قہر بھڑک رہا ہے اور جب وہ غضب ناک ہوگا تو کسی کی مجال نہیں کہ کوئی اس کے سامنے کھڑا رہ سکے۔ کیونکہ سمندر جتنا خاموش ہے طوفان آنے پر اتنا ہی خطرناک ہوتا ہے۔'' (ولیم گُرنال 1660) آپ بھی اپنی جانچ کریں اور دعا کریں۔ اس لئے عزیز قاری! آپ بھی آنے والے غضب سے بھاگو اور مسیح کے پاس آؤ (متی 7:3) ایسا نہ ہو کہ بہت دیر ہو جائے۔ کیونکہ یہ پیغام آپ کے لئے ہے!

خدا کے لئے کلام

عزیز بھائیو! کیا ہم نے بھی اپنی خدمت میں اس مضمون پر اتنا کلام سنایا جتنا ہمیں سنانا چاہیے۔ پرانے عہد کے انبیاء نے مسلسل اپنے لوگوں کو بتایا کہ انہوں نے اسرائیل کے قدوس کو ناراض کیا ہے، اور غضب کے دن کے لئے اپنے واسطے غضب جمع کر رہے ہیں۔ اور دنیا کے موجودہ حالات اس وقت کے حالات سے بہتر نہیں۔ اس لئے ہر کسی کو سوچنا ہے کہ خدا شریر سے ہر روز ناراض ہوتا ہے۔ (زبور 11:7) مسیح کے بارے میں منادی کرنے والے یوحنا اصطباغی نے اپنے سننے والوں سے یہ کہا، **"آنے والے غضب سے بھاگو۔"** اس لئے **"اس سے ڈرو جس کو اختیار ہے کہ قتل کرنے کے بعد جہنم میں ڈالے"** (لوقا 12:5) پَولُس رسول بھی یہ کہتا ہے کہ **"ہم خداوند کے خوف کو جان کر آدمیوں کو سمجھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"** (۲۔کرنتھیوں 11:5) اس لئے وفاداری کا تقاضا یہ ہے کہ لوگوں کو جتنا فردوس کے بارے میں بتاتے ہیں اتنا ہی جہنم کے بارے میں بھی بتائیں تا کہ آپ انجیل کا مکمل پیغام دوسروں تک پہنچا سکیں۔ اور لوگوں کو اپنی گناہگار حالت کی سمجھ آئے اور اس کی سزا سے واقف ہوں اور خدا کا ڈر اور خوف دل سے مان کر توبہ کریں اور رجوع لا کر خدا کا فضل حاصل کریں اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث بن جائیں۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسیحی ایسے ہیں جو خدا کے غضب کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ کوئی مسئلہ نہیں یا کچھ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اور کچھ تو اس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو الٰہی ذات پر تہمت لگانے والی بات ہے، اس لئے وہ ایسی باتوں کو دل سے قبول بھی نہیں کرتے اور ان کے دل میں ایسی باتوں کے لئے جھنجھلاہٹ چھپی ہوتی ہے۔ کچھ کے خیال میں خدا اتنا قہر کرنے والا نہیں۔ کچھ کے خیال کے مطابق خدا کی اچھائی کے باعث اس کا قہر کم ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس طرح کے خیالات سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے کہ خدا قہر کرتا ہے۔

بحران کے وقت ایمان اور خدمت

Faith and Ministry in a Time of Crises

دنیا کی موجودہ صورتحال بہت خراب ہے۔ کرونا وائرس کی عالمی وبا کے برے اثرات کے علاوہ بہت سی اور اخلاقی اور روحانی پستیوں نے اقوام کو گھر لیا ہے۔ جن میں بدکاری، لاقانونیت، تشدد، غصہ، فساد، اُلجھن اور تفرقہ بندی اور نسل پرستی جیسے مسائل شامل ہیں۔ بہت سے لوگ تو اپنی استدلال کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں اور دنیا ایسی نہج پر پہنچ چکی ہے جہاں اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی (یسعیاہ 5:20) کہا جانے لگا ہے۔ روایتی قدریں مسترد کی جارہی ہیں اور مسیحیت کے ساتھ دشمنی کو فروغ دیا جارہا ہے۔ ایسے حالات حیرت انگیز نہیں کیونکہ جب کسی قوم نے خداوند اور اس کے کلام کو رد کیا تو پھر اس کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جیسا پَولُس رسول رومیوں کے خط کے پہلے باب میں تعلیم دیتا ہے کہ **"خدا کا غضب اِن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔"** (رومیوں 1:18) جب لوگ خدا کو اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکرگزاری نہیں کرتے تو ان کے دلوں پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ (آیت 21) وہ اپنے آپ کو دانا سمجھتے ہیں مگر بیوقوف بن چکے ہوتے ہیں۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا، اس لئے کہ انہوں نے خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اس خالق کے جو ابدتک محمود ہے۔ (آیات 25:22)

وہ ایسی حالت میں پہنچ چکے ہوتے ہیں جہاں خدا ان کو ان کے گناہوں میں چھوڑ دیتا ہے (آیات 24:28) گناہوں کی جس فہرست کا ذکر پَولُس رسول نے کیا ہے وہ افسوسناک حد تک آج کی دنیا میں بدرجہ اُتّم پائے جاتے ہیں!

خدا اپنے لوگوں کے وسیلے کام کرتا ہے

ایسے مشکل حالات اور دور میں خدا کے لوگوں کو زندگی بسر کرتے اور خدمت کرنے کے لئے اس کے وسائل اور ذرائع کی سخت ضرورت ہے۔ خدا کا خادم بِل ایلفا اس بارے میں ہمیں یاد دلاتا ہیں کہ ایک خدا ترس شخص جو ایمان کی نعمت سے معمور ہو اور خداوند پر مکمل بھروسہ کرتا ہو ہو صرف اپنا ہی نہٰں بلکہ اپنی قوم کا بھی بھلا کرتا ہے۔ نحمیاہ کی کتاب کے آغاز میں، یہوداہ اور یروشلم کے لوگ نہایت مصیبت اور ذلت میں پڑے ہیں۔ (نحمیاہ 1:3) مگر کتاب کے آخر تک پہنچنے پر حالات مکمل طور پر تبدیل ہوجاتے اور لوگ خوشی سے معمور تھے (نحمیاہ 12:43) یہ سب کچھ ایک شخص یعنی نحمیاہ کے حوصلہ اور ایمان کے

وسیلے ممکن ہوا، جس نے خدا کے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ان حالات کے لئے خدا کی مدد اور اس کے رحم کو پکارا۔ چارلس سپرجن دیندار شخص کی مثال یوں دیتے ہیں کہ بظاہر نا امید حالات میں بھی وہ خدا پر ایمان رکھتے ہوئے زندگی بسر کرتے اور اپنے ارگرد افراد پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ اس خاص بات کی مثال ہمیں پَولُس کے ایک واقعے میں نظر آتی ہے جب وہ ایک بحری جہاز پر سوار 276 افراد میں سے ایک تھا اور اچانک سمندر میں شدید طوفان آ گیا جو کئی دنوں تک جاری رہا۔ صورتحال اتنی خطر ناک ہوگئی کہ **"بچنے کی امید بالکل نہ رہی"** (اعمال 20:27) لیکن خداوند نے پھر بھی پَولُس سے وعدہ کیا کہ اس کی خاطر جہاز پر سوار باقی افراد کی جان بخش دی گئی ہے (آیت نمبر 24) پَولُس نے بعد شکرگزاری وہ وعدہ قبول کیا اور لوگوں کو بھی یہی بتایا، اور آخر کار سب اس طوفان اور جہاز کی تباہی سے بھی بچ گئے۔ اس سے ثابت یہ ہوا کہ اہم بات یہ نہیں کہ انسان کیا کر سکتا ہے بلکہ اہم یہ ہے کہ خدا انسانوں کے ذریعے کیا کر سکتا ہے۔ پَولُس رسول وہاں 276 افراد کو اس جہاز کی تباہی اور سمندر کے طوفان سے کسی بھی طریقے سے بچا نہیں سکتا تھا، نہ ہی نحمیاہ اپنے وسائل اور زورِ بازو سے یروشلیم کے حالات میں از سرِ نو تبدیلی لا سکتا تھا۔ مگر جب خدا کوئی وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کو پایہء تکمیل تک پہنچانے کے لئے لامحدود وسائل اور ذرائع مہیا کرتا ہے اور سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے! جیسے یرمیاہ نبی کہتا ہے، **"آہ اے خداوند خدا! دیکھ تونے اپنی عظیم قدرت اور اپنے بلند بازو سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے لئے کوئی کام مشکل نہیں۔"** (یرمیاہ 32:17) یرمیاہ نبی نے یہ بیان اس لئے تحریر کیا کیونکہ خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ لوگوں کو اسیری سے واپس لائے گا اور ملک کو بحال کرے گا اور یہ ایسا وعدہ تھا جو انسان کے بس سے باہر تھا لیکن خدا کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔

آپ کے خیال میں خدا آپ کے لئے کیا کر سکتا ہے؟ کیا وہ آج بھی آپ کے ملک اور دوسرے ممالک میں روحانی بیداری لا سکتا ہے؟ اگر آج بھی اس کے لوگ خاکسار بن کر دعا کرتے ہوئے اس کے چہرے کے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بری راہوں سے پھریں جیسا کہ 2۔تواریخ 14:7 میں لکھا ہے تو پھر خدا اپنے کلام کے مطابق کیا کرے گا؟ کیا وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا کہ آسمان پر سے سن کر۔۔۔ ان کے گناہ معاف کرتے ہوئے ان کے ملک کو بحال کرے گا؟ یقیناً خداوند خدا وعدوں کا سچا اور صادق القول ہے اور سب کچھ کرنے کی قدرت اسی کے پاس ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا اس کے لوگ اس پر اور اس کے کلام پر ایمان رکھیں گے اور جیسا لکھا ہے ویسا عمل کر پائیں گے؟

ہماری پناہ گاہ، قوت اور مدد

مزید اس بات کو سمجھنے کے لئے ہم اگر ذاتی نوعیت پر بات کریں تو کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند خدا آپ کو اِس بحرانی دور میں سنبھالنے کی قدرت رکھتا ہے؟ کیا وہ آپ کی زندگی میں اور زندگی کے وسیلے کام کرے گا؟ زبور 46 میں موجود چند وعدوں پر غور وخوض کریں۔ جس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔ **"خدا ہماری پناہ اور قوت ہے مصیبت میں مُستعد مددگار، اس لئے ہم کو کچھ خوف نہیں خواہ زمین الٹ جائے اور پہاڑ سمندر کی تہہ میں ڈال دیئے جائیں۔ خواہ اس کا پانی شور مچائے اور موجزن ہو اور پہاڑ اس کی طغیانی سے ہل جائیں۔"** (زبور 46:1-3) کتابِ مقدس زندگی کے بارے میں واضح کر رہی ہے کہ یہ آسان نہیں ہوتی اور حالات بے حد کٹھن بھی ہو سکتے ہیں مگر صورتحال جتنی بھی کشیدہ کیوں نہ ہو جائے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ہماری پناہ، قوت اور مصیبت میں مستعد مددگار ہے، اس لئے اپنی مشکلات میں ہم خدا کی حضوری میں بھاگ کر اس کی پناہ گاہ میں محفوظ ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمارا مددگار ہے۔ اس کے بازوؤں میں ہماری پناہ گاہ ہے (زبور 57:1;91:4) اِستثناء 33:27) وہ ہماری چٹان، محفوظ پناہ گاہ اور ہمارا قلعہ ہے جس میں ہم مستقل سکونت کر سکتے ہیں (زبور 71:3) خدا ہماری قوت ہے ۔ ہماری ذاتی قوت بہت محدود ہے اس لئے ایک خاص وقت میں آ کر وہ کم ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارے خدا کی قدرت و قوت لامحدود ہے جو کبھی کم نہیں ہوتی! ہمارا خداوند بزرگ اور قدرت میں عظیم ہے۔'' (زبور 147:5) اس کی قدرت اور زور اور قوتِ بازو کے سبب سے ستارے اپنے اپنے مقام پر رہتے ہیں۔ اور ان کو اپنی اپنی جگہ رکھنے والا خدا ہم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہمیں کمزوری میں قوت عطا کرے گا جب ہم اس کا انتظار کرتے ہیں (یسعیاہ 40:26-31) وہ ہمیں ہر طرح کی قوت سے قوی کرے گا اپنے جلال کی قدرت کے موافق تا کہ خوشی کے ساتھ ہر صورت سے صبر اور تحمل کر سکیں۔ (کُلسیوں 1:11) اسی لئے پَولُس رسول یہ دعویٰ کرتا ہے کہ **"مسیح جو مجھے طاقت بخشتا ہے اس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں!"** (فلپیوں 4:13) اپنی زندگی کے آخری ایام میں پَولُس یہ گواہی دیتا ہے کہ، **"مگر خداوند میرا مددگار تھا اور اس نے مجھے طاقت بخشی تا کہ میری معرفت پیغام کی پوری منادی ہو جائے۔۔۔"** (۲۔ تیمتھیس 4:17) خدا کرے کہ ہم بھی اپنی زندگی اور خدمت کے لئے خداوند سے مدد پائیں تا کہ اس خدمت

کو پورا کرسکیں جو اس نے ہمیں اس بحرانی دور میں بخشی ہے۔ اور جو روحانی جنگ ہمارے اردگرد جاری ہے اس میں ہم، خداوند میں اور اس کی قدرت کے زور میں مضبوط بن سکیں (افسیوں 10:6) خدا ہماری مدد اور ہمارا مددگار ہے۔ زبور 121 میں زبورنویس نے لکھا ہے کہ ہماری مدد **"خداوند سے ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا"** (آیات 1 تا 2) زمین اور آسمان کا بنانے والا جب ہمارا مددگار ہے تو پھر اسے یقیناً اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ہمیں کس وقت کیسی مدد درکار ہے! یہ ناممکن صورتحال میں بھی بالکل سچ اور برحق ہے۔ مثال کے لئے دیکھئے کہ یہوسفط بادشاہ کے زمانے میں یہوداہ کے لوگوں نے اس وقت کیا کیا جب بہت سی فوجوں نے مل کر ان کے علاقے کا محاصرہ کر لیا۔ انہوں نے جمع ہوکر خداوند سے مدد مانگی (۲۔تواریخ 4:20) اور جواب میں نے خدا نے معجزانہ طور پر مداخلت کرتے ہوئے ان کے دشمنوں کو مار بھگایا اور ان کو بچایا! یعنی خدا کے لئے کوئی صورتحال انوکھی یا ناممکن نہیں!

زبور 46 میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ وہ ہمارا مستعد مددگار ہے (آیت۔1) اور دوبار یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ **"لشکروں کا خداوند ہمارے ساتھ ہے اور یعقوب کا خدا ہماری پناہ ہے۔"** (آیات 7 اور 11) اس لئے زبورنویس بڑے دعوے اور اعتماد کے ساتھ یہ لکھتا ہے کہ، **"اس لئے ہم کو کچھ خوف نہیں۔"** (آیت 2) چاہے صورتحال کیسی بھی خطرناک کیوں نہ ہو (آیات 2 اور 3)۔ اگر ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے، اگر وہ ہماری پناہ گاہ قوت اور مدد ہے تو پھر ہم صورتحال پر غالب آسکتے ہیں۔ **"کیونکہ اس نے خود فرمایا ہے کہ میں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔ اس واسطے ہم دلیری کے ساتھ کہتے ہیں کہ خداوند میرا مددگار ہے، میں خوف نہ کروں گا۔"** (عبرانیوں 13:5-6)

اب آپ نے یہ سوچنا ہے کہ اپنے حالات کے مطابق آپ کیسے خدا سے قوت، زور اور مدد حاصل کریں گے؟ آپ نے اب سے ہمیشہ کے لئے خدا کے حضور خاکسار بننا، دعا کرنا، اور گناہ سے توبہ کرکے خدا کے دیدار کے طلب گار رہنا ہے۔ آپ کیسے اپنے حالات میں رہتے ہوئے خدا کے حضور خاکسار ہوں گے، گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اس کے دیدار کے طلب گار رہیں گے؟

☆☆☆☆❁❁❁❁☆☆☆☆

مسیحی زندگی کی دوڑ

The Christian Race

"پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے دور کر کے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے۔ اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں۔۔۔"

(عبرانیوں 12:1-2)

غور کیجئے کہ اس حوالہ میں پانچ خاص نکات ہیں:

۱۔ ہم سب کو ایک دوڑ میں دوڑنا ہے۔

۲۔ ہم سے پہلے بہت اسے دوڑ چکے ہیں۔

۳۔ ہمیں ہر بوجھ سے آزاد ہونا ہے۔

۴۔ ہمیں صبر سے دوڑنا ہے۔

۵۔ ہمیں ضرور یسوع کو تکتے رہنا ہے۔

1۔ ہمیں درپیش دوڑ۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ایک دوڑ درپیش ہے جس میں ہمارا دوڑنا لازم ہے۔ لیکن ایک خاص بات سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنے قوتِ بازو اور ہمت سے یہ دوڑ نہ تو جیت سکتے ہیں نہ ہی ابدی زندگی اور آسمان میں کوئی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ خدا کے فضل کی بدولت ممکن ہے۔ کیونکہ اس دوڑ کا مطلب یہ ہے کہ جتنے مسیح کی پیروی کرتے اور اپنی صلیب اٹھاتے ہیں وہ یہ ذہن بنالیں کہ انہیں مشکلات سہنی ہوں گی اور دکھ برداشت کرنے ہوں گے۔ یعنی ایک عظیم کام انہیں کرنا ہے جس کے لئے ان کی پوری توجہ درکار ہے، کیونکہ اگر وہ اس پر توجہ نہیں دیں گے تو پھر جھگڑے پیدا ہوتے ہیں، دلوں میں مختلف ڈر پیدا ہو جائیں گے، اور مختلف پھندوں سے بھی بچنا پڑے گا، آپ کا دل بھی دغابازی پر آمادہ ہوگا اور ٹھنڈا اور ماند بلکہ مردہ سا ہونے لگے گا، آپ کو دوست بھی ایسے ملیں گے جو کلام خدا سے ہٹ کر مشورے دیں گے، ایسے رشتے ہوں گے جو آپ کے لئے مصیبت کا باعث بنتے چلے جائیں گے۔

مختصر یہ کہ ہر طرف ٹھوکر کھلانے والے پتھر ہی پتھر ہوں گے۔ آپ کو دینداری کی زندگی بسر کرنے، دعا کرنے اور صلح وسلامتی سے رہنا مشکل ہوگا۔ اور آپ جلد جان جائیں گے کہ مسیحی زندگی بسر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

ان لوگوں کے لئے یہ بہت ہی تکلیف دہ بات ہے جو اپنی زندگی بھی آسانی سے گزارنا چاہتے ہیں اور پھر ابدی جلال میں مقدسین میں بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔

آپ کے خیال میں کیا ایسے لوگ مسیحی دوڑ میں دوڑ رہے ہیں جو آپ کو زمینی معاملات کے بارے میں سکھاتے ہیں مگر آسمانی باتوں سے واقف بھی نہیں

ہوتے یا ان کی نظر میں مذہب کا تعلق صرف اتوار کے دن تک محدود ہے؟ اس سوال کا جواب آپ خود ہی دیجئے، فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے۔

اسی طرح جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ دوڑ میں دوڑ رہے ہیں اور پھر بھی آزمائشوں سے بچے ہوئے اور اپنی کامیابیوں پر فخر کرتے اور آرام بھی کر رہے ہیں حالانکہ ان کو تو دوڑ میں دوڑنا تھا، کیا ایسے لوگوں نے اس دوڑ کو زندگی اور موت کا معاملہ سمجھا ہے؟ کیا ایسے افراد مسیحی دوڑ دوڑ رہے ہیں؟ کیا ان کی رگیں اور نسیں دوڑ کا انعام پانے کے لئے بے قرار ہیں؟ شاید انکو مسیحی کا نام دیا جا سکتا ہے مگر وہ ایسی دوڑ نہیں دوڑ رہے جس کے وسیلے انعام پا سکیں۔ جب کہ حقیقت میں دوڑ وہ رہے ہیں جو خدا کے بلائے ہوئے اور سکھائے ہوئے ہیں اور وہ دنیا کے مطابق چلنے والوں سے الگ ہی نظر آتے ہیں۔

ان کے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں اور نہ ہی فضول تفریحات کے لئے فالتو وقت ہے؛ ان کی نگاہیں اور سوچیں اس راہ پر لگی رہتی ہیں جو تنگ اور سکڑا ہے، جس پر چل کر انہیں تاج پانے کی امید ہے؛ انہوں نے ساری لاگت کا اندازہ کر لیا ہے یعنی جو دکھ انہیں سہنے ہیں ان کا بخوبی اندازہ کر لیا ہے اس لئے وہ دنیاوی فکر و تردد سے باہر نکل آئے ہیں اور ان کی حتمی خواہش یہ ہے کہ وہ دوڑ کو صبر سے دوڑتے ہوئے خوشی سے اس کا اختتام کریں۔

2۔ہم سے پہلے بہت اسے دوڑ چکے ہیں۔

دوسری بات جو آپ حوالہ سے سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ: ہم سے پہلے بہت اسے دوڑ چکے ہیں۔ ''جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے۔'' یہاں گواہ ان نبیوں اور بزرگوں کو کہا گیا ہے جن کا بیان گیارہویں باب میں کیا گیا ہے۔ رسول ہمیں ان کے دکھوں اور مشکلات کے بارے میں بتا کر حوصلہ دے رہا ہے تا کہ ہم ہمت نہ ہار جائیں۔ کیا ہم اپنے آپ کو مٹی کے معمولی برتن سمجھتے ہیں؟ وہ بھی ایسے ہی تھے۔ کیا ہم کمزور و ناتواں ہیں؟ وہ بھی ایسے ہی تھے۔ کیا ہم دکھ سہہ رہے ہیں؟ انہوں نے بھی سہے؛ کیا ہم بہت آزمائش برداشت کر رہے ہیں؟ انہوں نے بھی برداشت کیں۔ کیا ہمیں اذیتیں دی جا رہی ہیں؟ ان کو بھی اذیتیں دی گئیں۔ کیا ہم اپنے دور کے لوگوں میں حقارت کا نشان بنے ہوئے ہیں؟ ان کی بھی حقارت کی گئی۔ کیا ہمیں ظالمانہ سلوک کا سامنا ہے؟ ان کو بھی ایسا سلوک سہنا پڑا۔ کون سا ایسا دکھ یا تکلیف ہے جو ہم برداشت کر رہے ہیں مگر انہوں نے برداشت نہ کیا ہو؟ کون سی تسلی ان کو دی گئی جو ہمیں میسر نہیں؟ آپ اپنے کاموں، خاندانوں اور فکروں کی بات کریں تو ان سب کو بھی ایسے ہی مسائل کا سامنا تھا؛ انہوں نے اپنے کاروبار کو نظر انداز نہیں کیا مگر پھر بھی اپنے دل خدا کے لئے وقف کر دیئے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اس دوڑ کو

صرف وہی دوڑ سکتے ہیں جن کے ارادے پختہ اور عزم چٹانوں جیسے مضبوط ہوں۔ جی ہاں وہ سب بھی ہمارے جیسے خون اور گوشت رکھنے والے تھے، مگر خدا کے فضل کے باعث وہ بھی نئی مخلوق بنے؛ اس لئے وہ ایمان کے وسیلے **"اچھی گواہی دینے والے ٹھہرے"** (عبرانیوں 2:11)

ایمان کے وسیلے انہوں نے اقرار کیا کہ وہ دنیا پر مسافر اور اجنبی ہیں؛ ایمان ہی کے وسیلے انہوں نے سلطنتوں کو مغلوب کیا، راستبازی کے کام کیے، وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کیا، شیروں کے منہ بند کیے، آگ کی تیزی کو بجھایا، تلوار کی دھار سے بچ نکلے، کمزوری میں زور آور ہوئے، لڑائی میں بہادر بنے، غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔ عورتوں نے اپنے مُردوں کو پھر زندہ پایا، بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے مگر رہائی منظور نہ کی تاکہ انکو بہتر قیامت نصیب ہو، بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے، سنگسار کیے گئے، آرے سے چیرے گئے آزمائش میں پڑے، تلوار سے مارے گئے، بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں، مصیبت میں، بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔"

(عبرانیوں 37:33:11)

مگر فضل افراط سے ہوا اور وہ ایمان پر قائم رہے اور اچھی کشتی لڑی اور صِیّون میں خداؤں کے خدا کے سامنے حاضر کیے گئے۔ اے مسیحیو حوصلہ رکھو! کیوں کہ گواہوں کا ایک بڑا بادل تمہارے ساتھ ہے؛ جو دوڑ تم دوڑ رہے ہو کروڑوں تم سے پہلے اسے دوڑ چکے ہیں۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ کوئی آپ جیسی آزمائش سے نہیں گزرا، مگر یاد رکھیے کہ اس دوڑ کا ہر قدم بھی آپ سے پہلے بہتوں نے دوڑا ہے، موت کے سایہ کی وادی سے آپ جیسے ڈرتے کانپتے ہوئے بہت بڑی بھیڑ پہلے گزری ہے؛ آپ کی طرح وہ بھی مسائل اور فکروں میں گھرے ہوئے تھے، دنیا، نفسانی سوچ یا شیطان کسی بھی ایسے کمزور انسان کو دبا نہیں سکتا جس نے اپنا دل خدا کی طرف لگایا ہو۔ کروڑ ہا کروڑ اس دوڑ میں آنسوؤں اور مشکلات کے باوجود دوڑتے رہے آپ کی طرح، جب ان میں سے ایک بھی ہلاک نہیں ہوا بلکہ سب گھر پہنچ گئے تو آپ بھی ضرور ہی گھر پہنچیں گے۔ حوصلہ رکھیئے!

3۔ ہمیں ہر بوجھ سے آزاد ہونا ہے

رسول تیسری بات جو ہمیں نصیحت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ''ہمیں ہر بوجھ سے آزاد ہونا ہے۔'' اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہر اس چیز سے چھٹکارا پانا ہے جو ہماری روحوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کی طرح عمل کرنا ہے جو اپنی دوڑ میں اچھی طرح دوڑنے کے لئے اپنے لمبے لمبے کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی آسمانی منزل کے رستے میں حائل رکاوٹوں کو ضرور ہی دور کرنا ہے۔ یعنی جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش، زندگی کی شیخی، دولت کا لالچ، عیش و عشرت کی زندگی، اعلیٰ مرتبے، لاپرواہی بے پرواہی، اور سُستی کاہلی یعنی خدا کے معاملات کے خلاف چلنے والی سب چیزوں کو جڑ سے نکال پھینکیں تاکہ ہم انعام کو حاصل کر پائیں۔ ہمیں نفسانی کاموں کو ختم کرنا ہوگا اور جسمانی رغبتوں کو صلیب پر کھینچ دینا ہوگا۔ ہمیں اپنی عادات، خواہشات اور کاموں کو پرکھنا ہوگا۔ کہ کہیں کوئی چیز بھی ہماری نجات بھری زندگی کی راہ میں ٹھوکر کھلانے کا پتھر تو نہیں بن رہی، تو فوری طور پر اس کو ایک طرف رکھ دیں جیسے کہ وہ آپ کے گلے کے لئے چکی کا پاٹ بن گئی ہو۔ چاہے آپ کو کتنا بھی نقصان یا تکلیف کیوں نہ سہنی پڑے۔ چاہے آپ کو ایسی تکلیف بھی لگے جیسے کہ ہاتھ کاٹنا یا دائیں آنکھ نکالنا تو بھی اس چیز سے چھٹکارا حاصل کیجیے۔ ہر اس بوجھ سے چھٹکارا پائیں جو ہمارے قدموں کو آہستہ کر دے کیونکہ ہمیں ایک لمبی دوڑ دوڑنا ہے اور فاصلہ کافی زیادہ ہے اس لئے ہم کسی قسم کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم ہمیشہ کی زندگی کی دوڑ میں شریک ہیں۔

اسی طرح سب سے پہلے ہمیں ہر گناہ سے بھی آزادی پانا ہے جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے۔ مجھے دو خاص گناہوں کے بارے میں علم ہے جو آسانی سے بہترین مسیحیوں کو بھی آخری وقت تک میں گرا سکتے ہیں۔ اور دونوں یہ ہیں: غرور اور بے اعتقادی ہم دوسروں سے اختلاف رکھنے میں غرور کر سکتے ہیں، مسیحی ہونے پر غرور کر سکتے ہیں، اپنی روحانی کامیابیوں پر غرور کر سکتے ہیں؛ اسی طرح ہم اپنی گناہ گار حالت کے بارے میں بے اعتقاد ہو سکتے ہیں، خدا کی حکمت کے بارے میں بے اعتقاد ہو سکتے ہیں خدا کے رحم کے بارے میں بے اعتقاد ہو سکتے ہیں۔ بے شک یہ بھاری بوجھ ہیں اور بہت سے لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ انہوں نے یہ اٹھا رکھے ہیں جو انہیں آگے بڑھنے سے روکتے رہتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو اس بوجھ سے چھٹکارا پانے میں بہت مشکل محسوس کرتے ہیں۔

لیکن ایک خاص بات یاد رکھیے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی الگ الگ شخصیت رکھتا ہے اس لئے گناہ کے خلاف لڑنے میں ہر مسیحی کو اپنا ہی طریقہ اختیار کرنا

چاہیے۔ ہر کسی کی کمزوری بھی فرق فرق ہے جو ہماری دفاعی دیوار کو الگ کرنے میں اور شیطان کے لئے آسان شکار بننے میں آسانی فراہم کرسکتی ہے۔ یعنی ہمارے اندر ہی ہماری نفسانی خواہش شیطان کی مددگار ہوسکتی ہے۔ لیکن جو دانا ہے وہ اس کو شیطان کے لئے دروازہ کھولنے کا موقع نہیں دیتے۔ یعنی کسی کو کسی چیز کا لالچ ہوسکتا ہے، کسی کو غصہ بہت زیادہ آتا ہو، کوئی بدنیت ہوسکتا ہے، کوئی ہوس پرست ہوسکتا ہے، کوئی دنیاوی فکروں میں الجھا ہوسکتا ہے، کوئی سُستی و کاہلی کا شکار ہوسکتا ہے، کوئی کھانے پینے (بسیار خوری) کا شوقین ہوسکتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی کمزوری ہوسکتی ہے جو اسے آگے بڑھنے سے روک سکتی ہے، ہم اس سے ہر وقت حالتِ جنگ میں رہیں ورنہ وہ کمزوری ہمیں دوڑ میں انعام حاصل کرنے سے روک سکتی ہے۔ خدا ہم میں سے ہر ایک کو ان گناہوں سے بچائے! بہت سے اپنی دوڑ پوری نہ کرسکے اور گر پڑے، کیونکہ انہوں نے اس کو بہت ہلکا سمجھا، اور اس کے خلاف مضبوطی سے ڈٹے نہ رہے یا یہ سمجھتے رہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو خدا کے خلاف باتیں کرنے کا موقع ملا۔ وہ افراد خود اعتمادی کا شکار ہوگئے اور یہ سوچا کہ ''ہم تو خداوند کی ہیکل ہیں ہم کیوں کر ٹھوکر کھاسکتے ہیں،'' مگر وہ یہ بھول بیٹھے تھے کہ ایک کڑوی جڑ جو پرانے آدم کی پرانی انسانیت لیے ہوئے تھی وہ دن بہ دن تھوڑا تھوڑا بڑھنے لگی اور اس میں چھوٹی ڈالیاں لگیں پھر مزید شاخیں بڑھیں اور مضبوط ہونے لگیں اور اُن کے دلوں کو داغدار کرنے لگیں، اور فضل کو کم کرنے لگیں، پھر ان کو پتہ بھی نہ لگا اور سوچنے کا موقع بھی نہ ملا وہ لڑکھڑائے اور پھسلے اور دوڑ میں گر پڑے اور پیچھے رہ جانے والوں کے گروہ میں شامل ہوگئے اور کوئی نہیں بتا سکتا کہ ان کی دوڑ کا اختتام کیسا ہوگا؟ لیکن اس کی سادہ سی وجہ کیا تھا؟ صرف انہوں نے معمولی سے گناہ کو اہمیت نہ دی تھی۔

اس لئے، اے خدا کے بیٹو اور بیٹیو! اپنے پوشیدہ تصورات اور خیالات کو پرکھو، کہیں کوئی کڑوی جڑ تو موجود نہیں، کوئی ایسی برائی جسے آپ بڑے پیار سے اب تک پال رہے ہوں۔ اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔۔۔ ذرا رحم نہ کریں، ذرا سمجھوتہ نہیں کرنا، کیونکہ اگر آپ اس کو اکھاڑ کر نہیں پھینکیں گے تو ایک دن وہ آپ کو گرادے گی اور دوڑ میں منزل تک پہنچنے سے روکے گی۔ آسمان کے دروازے برے سے برے گناہگار کو قبول کرنے کے لئے بہت وسیع ہیں مگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کا وہاں سے گزرنا ناممکن ہے۔

4۔ ہمیں صبر سے دوڑنا ہے

اس حوالہ میں چوتھا نکتہ جس کو ہمیں اپنے ذہن میں بٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ ''ہمیں صبر سے دوڑنا ہے۔'' میرے لئے

صبر سے مراد حلیمی اختیار کرنا، قناعت پسند ہونا ہے جس کے وسیلے ایمان پر چلنے والے خدا کے حقیقی فرزند ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں یہ اعتماد خوب بھرا ہوتا ہے کہ سب چیزیں مل ہمارے لئے بھلائی پیدا کرتی جاتی ہیں۔ جی ہاں، یہی تو فضل ضرورت کے وقت بہت کام آتا ہے! جب ہم اس دوڑ میں شریک ہوتے ہیں تو پھر ہمیں بہت سی آزمائشیں، امتحانات، مایوسیاں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اگر یہ صبر ہمیں میسر نہ ہو تو ہم آخر تک دوڑ مکمل نہ کر پائیں۔ لیکن ہمیں گھبرا کر واپس مصر (غلامی کے گھر) کی طرف نہیں پلٹنا چاہے کوئی بھی وعدے کی سرزمین کی کتنی ہی بری خبریں کیوں نہ دے، یا دوڑ کے لمبے رستے کی باتیں کیوں نہ بتائے، ہمیں دوڑ میں صبر سے دوڑتے جانا ہے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے نہ تو سست ہونا ہے، نہ ہی دکھ سہنے پر بڑبڑانا ہے بلکہ عیلی کاہن کے ساتھ یہ کہتے جانا ہے کہ، **"وہ خداوند ہے جو وہ بھلا جانے سو کرے۔" (۱سموئیل 18:3)**

موسیٰ کیا کہتا ہے، "ایمان ہی سے موسیٰ نے بڑے ہو کر فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے انکار کیا اس لئے کہ اس نے گناہ کا چند روزہ لطف اٹھانے کی نسبت خدا کی امت کے ساتھ بدسلوکی برداشت کرنا زیادہ پسند کیا اور مسیح کے لئے لعن طعن اٹھانے کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا کیونکہ اس کی نگاہ اجر پانے پر تھی۔۔۔ اس لئے کہ وہ ان دیکھے کو گویا دیکھ کر ثابت قدم رہا۔" (عبرانیوں 11:24-27)

ایوب نے اس وقت کیا کیا جب خدا نے شیطان کو اجازت دے دی کہ اسے تکلیفیں دے: **"اس نے کہا ننگا میں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا، خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا، خداوند کا نام مبارک ہو؛ کیا ہم خدا کے ہاتھ سے سکھ پائیں اور دکھ نہ پائیں؟۔۔۔"** (ایوب 1:21;2:10) داؤد کو دیکھئے جو خدا کے دِل کے موافق شخص ہے، وہ کتنی مشکلات سے گزرا، کتنے برس وہ ساؤل سے بھاگتا رہا، اپنے خاندان کی طرف سے اسے کتنا دکھ سہنا پڑا؛ تب اس نے کیا کہا تھا جب اسے اپنے ہی بیٹے ابی سلوم کے سامنے سے بھاگنا پڑا اور ایک بنیامینی اس پر لعنت کر رہا تھا، **"۔۔۔ دیکھو میرا بیٹا ہی جو میرے صلب سے پیدا ہوا میری جان کا طالب ہے پس اب یہ بنیمینی کتنا زیادہ ایسا نہ کرے؟ اسے چھوڑ دو اور لعنت کرنے دو کیونکہ خداوند نے اسے حکم دیا ہے، شاید خداوند اس ظلم پر جو میرے اوپر ہوا ہے نظر کرے اور خداوند آ**

کے دن اس کی لعنت کے بدلے مجھے نیک بدلہ دے۔" (۲۔سموئیل 16:11-12) اس کے زبوروں میں بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اکثر لکھا ہوتا ہے ''خدا کا منتظر'' یوں لگتا ہے کہ اس کی نظر میں یہ طریقہ ہی خدا کے عظیم فضل کو ہمارے لئے ظاہر کرتا ہے۔ آخر میں ہمارے مبارک خداوند کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

پطرس رسول یہ کہتا ہے، **"کیونکہ مسیح بھی تمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے تاکہ اس کے نقشِ قدم پر چلو، نہ اس نے گناہ کیا، اور نہ اس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی، نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دکھ پاکر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا۔"** (۱۔پطرس 2:21-23)

پَولُس رسول یہ کہتا ہے۔ **"پس اس پر غور کرو جس نے اپنے حق میں برائی کرنے والے گنہگاروں کی اس قدر مخالفت کی برداشت کی تاکہ تم بے دل ہو کر ہمت نہ ہارو، تم نے گناہ سے لڑنے میں اب تک ایسا مقابلہ نہیں کیا جس میں خون بہا ہو، اور تم اس نصیحت کو بھول گئے جو تمہیں فرزندوں کی طرح کی جاتی ہے کہ، اے میرے بیٹے! خداوند کی تنبیہ کو ناچیز نہ جان اور جب وہ تجھے ملامت کرے تو بے دل نہ ہو۔ کیونکہ جس سے خداوند محبت رکھتا ہے اسے تنبیہ بھی کرتا ہے اور جس کو بیٹا بنا لیتا ہے اس کے کوڑے بھی لگاتا ہے۔"** (عبرانیوں 12-3-16)

اس لئے اے عزیزو ہمیں صبر سے دوڑنا ہے ورنہ ہم کامیاب نہیں ہو پائیں گے شاید بہت سی ایسی باتیں ہوں جو ہم سمجھ نہ پائیں، یا جسمانی خواہشات زور ماریں؛ مگر ہمیں آخر تک برداشت کرنا ہے تب سب آسان لگے گا اور خدا کے انتظام کو ہم آسانی سے سمجھ پائیں گے۔ زمین پر اجر پانے کے بارے میں مت سوچو اور نہ پیچھے ہٹو کیونکہ آپ کے لئے اچھی چیزیں آنے والی ہیں؛ اگر آج دکھ ہیں تو کل سکھ پائیں گے، اگر آج صلیب ہے تو کل تاج ملے گا، اگر آج محنت مشقت ہے تو کل انعام ملے گا، آج بیج بونا ہے تو کل فصل کی کٹائی بھی ہوگی، اگر آج رونا ہے تو کل خوشی ملے گی، اس لئے آنے والے کل کا آج کے ساتھ کیا مقابلہ؟ آج کیا ہے صرف ستر برس یا کچھ زیادہ، مگر کل تو ابدیت ہے۔ اس لئے صبر کریں اور امید کا دامن تھامے رہیں۔

5۔ ہمیں ضرور یسوع کو تکتے رہنا ہے

اس حوالے کا سب سے اہم ترین نکتہ آخری نکتہ ہے۔ یہ وہ منزل ہے س پر ہماری نگاہیں مسلسل لگی رہیں: ہمیں اپنی دوڑ یسوع کو تکتے ہوئے دوڑنی ہے۔ ہمیں اپنی نجات کی لئے مسلسل اس پر انحصار کرتے ہوئے، اپنی تمام ناکام محنتوں پر اپنے بھروسے کو رد کرتے ہوئے، اپنی ذاتی نیکیوں کو گندے چیتھڑے سمجھتے ہوئے مکمل اور حتمی طور پر، سادگی اور کُلّی طور پر اس راستبازی کو یسوع سے حاصل کرنا ہے جو اس نے صلیب پر سے ہمارے لئے مہیا کی ہے۔ ہم نے بغیر منزل کے نہیں دوڑنا، ہم بے وجہ کُشتی نہیں لڑ رہے، ہم اپنے مستقبل سے انجان نہیں؛ بلکہ ہمیں صرف خدا کے برے کو تکنا ہے جو دنیا کے گناہ اٹھالے جاتا ہے، اور یہ یقین رکھنا ہے کہ اس نے آپ ہمارے غموں کو برداشت کیا اور ہماری سزاؤں کو اپنے اوپر لے لیا تا کہ ہمیں بے داغ اور بے الزام کر کے جلد اپنے باپ کے حضور پیش کرے۔ اور پھر ہمیں یسوع کو اپنے لئے نمونہ سمجھ کر دوڑنا ہے، یعنی خدا کے بیٹے سے کم تر کوئی نمونہ نہیں لینا، اس کی سی حلیمی اختیار کرنی ہے، اس کی برداشت، محبت، صبر، خود اِنکاری، روحوں کو بچانے کا بوجھ، اس کا ایمان، پاکیزگی، دعائیہ زندگی اپنانی ہے اور جتنا زیادہ ہم روزانہ اس کو تکتے رہیں گے اتنا زیادہ ہم اس کی مانند بنتے جائیں گے۔

پھر ہمیں اپنے مبارک خداوند کے ظہور کے منتظر رہنا ہے، ہمیشہ دعا کرتے رہنا ہے تا کہ برگزیدوں کا شمار پورا ہو اور اس کی بادشاہی اور اس کی آمد جلد ہو۔ اور جو اس کی آمدِ ثانی کے منتظر ہیں ان کو اس گناہ اور خرابی کے بدن سے نجات دینے کے لئے وہ راستباز ظاہر ہوگا، اور پلک جھپکتے ہی وہ سب بھی اس کی مانند جلالی بدن کے مالک بن جائیں گے تا کہ ہمیشہ اپنے خداوند کی حضوری میں رہ سکیں۔ ارے جی ہاں یسوع کو تکتے رہنا ہی وہ راز ہے جس نے گواہوں کے بڑے بادل کو اس تنگ اور سکڑے راستے پر قائم و دائم رکھا! کیونکہ فردوس تک پہنچانے کا یہی راہ اور سادہ سا اصول ہے۔ جس کا دل چاہے وہ قبول کرلے، آپ نے زمین کی طرف نہیں تکنا۔ یہ تو گناہ آلودہ، ختم ہونے والی جگہ ہے اور جو اپنی بنیاد اس پر رکھتے ہیں وہ تو صرف زمینی معاملات کے بارے میں سوچیں گے، جو آگ کے دن قائم نہ رہ سکیں گے۔ اپنی ترجیحات اس پر نہ لگائیں، ورنہ آپ بھی اس کے ساتھ برباد کیے جائیں گے۔

اس کے علاوہ آپ نے اپنے آپ کو بھی نہیں تکنا، کیونکہ فطرتی طور پر آپ بھی کمزور، ناتواں، غریب، اندھے اور بے لباس ہیں۔ آپ اپنے ماضی کے گناہوں کا کفارہ ادا نہیں کر سکتے، اور نہ ہی اپنے گناہوں کی لمبی فہرست میں سے ایک بھی مٹا سکتے ہیں، اور جب بادشاہ پوچھے گا کہ تم نے شادی کا لباس کیوں نہیں پہن رکھا تو پھر آپ کا منہ بند نہ رہ جائے۔

اس لئے صرف یسوع کو سادگی سے تکتے رہیے تو آپ کے کندھوں کا تمام بوجھ اتر جائے گا، اور دوڑ بہت

آسان ہوجائے گی جو آپ کے سامنے ہے اپنے بارے میں کبھی مت سوچیئے کہ آپ کی نسبت دوسرے آسان دوڑ دوڑ رہے ہیں۔ خدا کے دہنے ہاتھ کی طرف جو مقدسین ہیں وہ تکلیفیں برداشت کرکے ہی کامل ہوئے ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں اس دوڑ میں کامیاب ہوچکے ہیں۔اپنے آپ کو کسی بھی قسم کے زمینی بوجھ سے بچا کر رکھیے، تاکہ وہ بڑھ کر آپ کو گناہ سے آلودہ نہ کردے۔

صرف ہمیشہ یہ سنہرا اصول یاد رکھئے کہ ''یسوع کو تکتے رہو'' پطرس تھوڑی دیر کے لئے یسوع کے پاس جانے کے لئے صحیح طور سے دوڑا جب وہ کشتی سے اتر کر سمندر کے پانی مگر تیز ہواؤں اور اونچی لہروں کو دیکھ کر ڈر گیا اور ڈوبنے لگا۔ اسی طرح بہت سے سفر کا آغاز تو بڑی دلیری سے کرتے ہیں، مگر پھر جب مشکلات و پریشانی بڑھتی دیکھتے ہیں، تو نگاہیں یسوع سے ہٹا لیتے ہیں اور شیطان موقع سے فائدہ اٹھاتا ہے اور پھر زندگی ڈوبنے لگتی ہے۔ اس لئے اپنی نگاہیں یسوع پر جمائے رکھیں اور آپ آگ اور پانی میں سے گزر جائیں گے مگر وہ آپ کو ضرر نہ پہنچائیں گے۔ آپ آزمائشوں میں گھرے ہیں؟ یسوع کو تکتے رہیے، کبھی یہ مت کہیے کہ ''میں بہتر ہوجاؤں تب یسوع کو تکوں گا، یا حالات کچھ بہتر ہوجائیں تو خداوند پر بھروسہ کروں گا۔'' یہ شیطان کا سب سے بڑا دھوکہ ہے اس سے بچ کر رہیے۔ آپ کمزور ہوں یا مضبوط، وادی میں ہوں یا پہاڑوں میں صحت مند ہوں یا بیمار، افسردہ ہوں یا خوش، کہیں جارہے ہوں یا آرہے ہوں، جوان ہوں یا بوڑھے، امیر ہوں یا غریب، آپ کیسے بھی حالات سے گزر رہے ہوں، بس یہ آپ کی زندگی کا مقصد اور مدعا ہو، ''یسوع کو تکتے رہنا ہے۔'' اب آپ کیسے اپنے حالات میں رہتے ہوئے ''یسوع کو تکتے'' رہیں گے؟

آپ دینے میں خدا سے جیت نہیں سکتے۔ اس لئے دسواں حصہ وفاداری سے الگ کریں اور اور باقی جو خدا کہے وہ بھی دیانتداری سے دیں جو خدا کی راہ میں وفاداری سے دیتے رہتے ہیں ان کو شاید ہی آپ محتاجی کی حالت میں دیکھیں **کیونکہ فراخ دِلی سے دینے والی جاہ فربہ کی جاتی ہے** (امثال 25:11) اس لئے جب آپ خدا کی راہ میں دیتے ہیں تو روحوں کے جیتنے کے مقاصد کو ضرور مدِنظر رکھیے۔ اور خدا کی راہ میں خوشی سے دیجئے۔ کیونکہ **"خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔"** (کرنتھیوں 9:7) ایک ترتیب سے دیجئے ہر ماہ یا ہر ہفتے۔ خدا کے ساتھ وفادار رہیے تاکہ **منادی کرنے والے بھیجے جاسکیں۔** (رومیوں 15:10) اگر دنیا کو انجیل سنانی ہے تو پھر کسی کو بل بھی ادا کرنا ہے۔ جیسے پانی مفت تو ہے مگر اس کی لائنوں کے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ نجات کے پیغام کو اگر دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے تو خدا نے اس کا انتظام ایمانداروں کے دیئے ہوئے ہدیہ جات کے وسیلے کیا ہے۔ پولُس رسول کی زبان میں، دینا خدا کے فضل کو آگے منتقل کرنا ہے۔ اور اگر ہم نئے عہدنامہ کے مسیحی ایماندار ہیں تو پھر خوشی سے دینا ہم پر فرض ہے۔